

CALL No.

1916554

ACC. No.

494A

AUTHOR

عبدالحق

TITLE

عبدالحق

1916554		494A	
عبدالحق		عبدالحق	
عبدالحق		عبدالحق	
Date	No.	Date	No.



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-40 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE6968

<p>گر خود هم عیب با بدین بند و برست اگر تحقیق سبب عیب پنج اس بند کے ہیں</p>	<p>ہر عیب کہ سلطان بنید و ہر است کہ ہر عیب کہ جو بادشاہ بند کرے ہر بند</p>
<p>کہے خوشبو سے در حمام روز سے ایک ہی خوشبو دار پنج حمام کے ایک روز پوچھو کہ تم کہ شک یا عیب سے مٹی کو کھانہ نہ شک ہو تو یا عیب سے تو گفتا من گے ناچیز بودم کہا اس مٹی نے میں ایک مٹی ناچیز تھی میں جمال عشقین در من اثر کر دہ خوبی ہمیشہ یعنی صحبت گل نے پیچ مرے شک کیا</p>	<p>رسید از دست محبوبے بدستم پوچھی اتھ ایک معشوق مچھ اتھ میرے کہ از بوسے ولا ویز تو دستم کہ خوشبوی ولا ویز تیری مسیت ہوں ولیکن مدترے با گل شستم ولیکن تھو میرے دنوں ساتھ گل کا صحبت کرتی وگر نہ من جان غاکم کہ ہستم اگر نہیں ہی غاک ہوں مہیا کہ جاتے ہیں غاک</p>
<p>الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنُورِهِ نُبْهَتُ الْعَالَمِينَ بار خدا را بخند و اگر سلطان کو بسبب نبوت نور کی اور دھند کرنا پیش خوابی کو بکین چو بکا و بیکر آوَلَدَهُ وَوْلَايَهُ وَدَقِيقَ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ وَشَتَايَهُ لِمَا أَلْبِي فِي الْقُرْآنِ مِنْ آيَاتِهِ وہو دھند کرنا نور کی اور اگر سلطان کو بکین چو بکا و بیکر آوَلَدَهُ وَوْلَايَهُ وَدَقِيقَ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ وَشَتَايَهُ لِمَا أَلْبِي فِي الْقُرْآنِ مِنْ آيَاتِهِ</p>	<p>قطعہ تقیق کر کے ہی نہ کیا ایک عیب سے جو بکین چو بکا و بیکر اگر لایک شتایا لیتے ہو میرا جیسا نشو و نما پائو و شتایا لیتے ہو میرا ایز و تعالیٰ و تقیق کر کے ہی نہ کیا ایک عیب سے جو بکین چو بکا و بیکر منہ پر ترا و بکا</p>
<p>وَلَمِنْ بَلَدٍ يَأْتِرُتِ وَأَحْفَظُ وَلَدَهُ اور میری بلادہ کر کے شتایا لیتے ہو میرا وَأَكْبَرُ الْمَوْلَى يَا أَوْبَى الْقَصِي اور بکا کر کے شتایا لیتے ہو میرا وَمِنْ بَلَدٍ يَأْتِرُتِ وَأَحْفَظُ وَلَدَهُ اور میری بلادہ کر کے شتایا لیتے ہو میرا</p>	<p>از ہمیت عالمان عادل ہمت عالمان عادل از ہمیت عالمان عادل ہمت عالمان عادل</p>

یہ عیب کہ سلطان بنید و ہر است کہ ہر عیب کہ جو بادشاہ بند کرے ہر بند
رسید از دست محبوبے بدستم پوچھی اتھ ایک معشوق مچھ اتھ میرے کہ از بوسے ولا ویز تو دستم کہ خوشبوی ولا ویز تیری مسیت ہوں ولیکن مدترے با گل شستم ولیکن تھو میرے دنوں ساتھ گل کا صحبت کرتی وگر نہ من جان غاکم کہ ہستم اگر نہیں ہی غاک ہوں مہیا کہ جاتے ہیں غاک
بار خدا را بخند و اگر سلطان کو بسبب نبوت نور کی اور دھند کرنا پیش خوابی کو بکین چو بکا و بیکر آوَلَدَهُ وَوْلَايَهُ وَدَقِيقَ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ وَشَتَايَهُ لِمَا أَلْبِي فِي الْقُرْآنِ مِنْ آيَاتِهِ وہو دھند کرنا نور کی اور اگر سلطان کو بکین چو بکا و بیکر آوَلَدَهُ وَوْلَايَهُ وَدَقِيقَ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ وَشَتَايَهُ لِمَا أَلْبِي فِي الْقُرْآنِ مِنْ آيَاتِهِ
قطعہ تقیق کر کے ہی نہ کیا ایک عیب سے جو بکین چو بکا و بیکر اگر لایک شتایا لیتے ہو میرا جیسا نشو و نما پائو و شتایا لیتے ہو میرا ایز و تعالیٰ و تقیق کر کے ہی نہ کیا ایک عیب سے جو بکین چو بکا و بیکر منہ پر ترا و بکا
اور میری بلادہ کر کے شتایا لیتے ہو میرا اور بکا کر کے شتایا لیتے ہو میرا وَاكْبَرُ الْمَوْلَى يَا أَوْبَى الْقَصِي اور بکا کر کے شتایا لیتے ہو میرا وَاكْبَرُ الْمَوْلَى يَا أَوْبَى الْقَصِي
از ہمیت عالمان عادل ہمت عالمان عادل از ہمیت عالمان عادل ہمت عالمان عادل

یہ عیب کہ سلطان بنید و ہر است کہ ہر عیب کہ جو بادشاہ بند کرے ہر بند
رسید از دست محبوبے بدستم پوچھی اتھ ایک معشوق مچھ اتھ میرے کہ از بوسے ولا ویز تو دستم کہ خوشبوی ولا ویز تیری مسیت ہوں ولیکن مدترے با گل شستم ولیکن تھو میرے دنوں ساتھ گل کا صحبت کرتی وگر نہ من جان غاکم کہ ہستم اگر نہیں ہی غاک ہوں مہیا کہ جاتے ہیں غاک
بار خدا را بخند و اگر سلطان کو بسبب نبوت نور کی اور دھند کرنا پیش خوابی کو بکین چو بکا و بیکر آوَلَدَهُ وَوْلَايَهُ وَدَقِيقَ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ وَشَتَايَهُ لِمَا أَلْبِي فِي الْقُرْآنِ مِنْ آيَاتِهِ وہو دھند کرنا نور کی اور اگر سلطان کو بکین چو بکا و بیکر آوَلَدَهُ وَوْلَايَهُ وَدَقِيقَ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ وَشَتَايَهُ لِمَا أَلْبِي فِي الْقُرْآنِ مِنْ آيَاتِهِ
قطعہ تقیق کر کے ہی نہ کیا ایک عیب سے جو بکین چو بکا و بیکر اگر لایک شتایا لیتے ہو میرا جیسا نشو و نما پائو و شتایا لیتے ہو میرا ایز و تعالیٰ و تقیق کر کے ہی نہ کیا ایک عیب سے جو بکین چو بکا و بیکر منہ پر ترا و بکا
اور میری بلادہ کر کے شتایا لیتے ہو میرا اور بکا کر کے شتایا لیتے ہو میرا وَاكْبَرُ الْمَوْلَى يَا أَوْبَى الْقَصِي اور بکا کر کے شتایا لیتے ہو میرا وَاكْبَرُ الْمَوْلَى يَا أَوْبَى الْقَصِي
از ہمیت عالمان عادل ہمت عالمان عادل از ہمیت عالمان عادل ہمت عالمان عادل

باب ششم در وصف و بیان مفسر و تائید تربیت باب ششم در اول

باب پنجم | ایچ ناتوانی اور بچائی | باب ستون | ایچ اثر کفر بر سیک | باب بھون | ایچ جواب محبت

مثنوی در اندک زمان وقت خوش بود و نه بهر شش و نه بپا نش بود

رجع اینست که چهار تین وقت خوشتر است که کتاب گنجستان تصنیف کی به دست رسول علیه السلام

مراد نصیحت بود و گفتیم حواله با خدا کردیم و فقیه باب اول

ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی
سہر و سادہ خدا کے کیا ہے اور کے ہم

در سیرت باو شاهان حکایت باو شاهي راشنيدم که گشتن سپهر

ایک بادشاہ کے تین سناہینے کے ساتھ مارنے ایک نئی کو

شارت کرو پیا و دمان حالت نو سید ملک و اشنام داون گرفت

شاہ راہ کیا بیمار سے نکلے، چچ اس حالت نومیدی کے بادشاہ کو گالی دینا

سقط گفتن که گفته اند هر که دست از جان بشوید هر چه دل دارد بگوید

یہ وہ کن کسی نے کہا کہ جو کوئی اٹھ جان سے دوتا ہو کہ بھنہ جے دل رکھے کتا ہے

فت ضرورت چو نماند گریه و عشق بگویش و شیر شمشیر شهر داد ای کبریا انسان محال

فت خردت که جزو ده بهایان
بانه که گزینان بهر شکر و کافور

تائید کتبی مغلوث علی الکلب ملک پیدیکه چیه سیکویدیکه از فرزند او نیک

یسا کہ ملی حاضر ہوئی ہے حکمرانی پر اور کہنے کے بادشاہ نے پوچھا کہ کیا کتاب ہے ایک نسخہ وزیر دین کی خدمت سے

فت ای خداوندی گوید و الکاذبین العظا والعافین عی الناس

اور جو شخص گمانے والے بن غصے کے اور نیچے والے لوگوں سے

ملک رحمت آمد و از سر خون او در گذشت زیر دیگر که خدا او بود گفت اینجا

تاکہ یہ سب عورتیں اور خیاں خون اور کھانے سے مرگنا وزیر و سرکار خلاف وزیر اعلیٰ کے تھا کہ بھائیوں

فرمان انشا به و حضرت باو شاهن جزیرتی سخن گفتن این ملک انشا

اے کوئین نہیں اتنے جیروں میں بادشاہوں کے سہو سنا سے کچھ بات کہنا سے بادشاہ کو گالی دی

[illegible]

خاکش چنان بخورد کرد و استخوان نماند زنده است تمام فرخ نوشیر و آن بعد از
 خاک نے او کو ایسا کیا کہ اوس سے ہوی نہ ہی زنده می نام مبارک نوشیر و آن کا بیب لکھان کے
 اگر چه پسی گذشت که نوشیر و آن نماند خیری کن افلان و غنیمت شمار عمر
 اگر چه بہت گذرا کہ نوشیر و آن نہ را ایک یکی کرے غلامے اور غنیمت گن مسمر کو
 زان پیشتر کہ بائک آید فلان نماند حکایت ملک زراوہ را
 اوس سے پہلے یکی کر کہ آواز آوے کہ فلان نہ را ایک پادشہ ہزارہ کو
 شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر و دیگر برادرش بلند و خوب روے
 نہ سینے کہ کوتاہ تھا اور کم رو اور دوسرے بھائی اوس کے بلند اور خوب صورت
 باری پدریکر بہت استخارہ و دیگر نظر میکرد پس نفرت و تبصرا سجا آورد
 ایک بار باپ ساتھ کہ بہت اور استخارہ کیے چو او کے نظر کرتا تھا کہ نے ساتھ دانائی اور میان کے دریافت کیا
 و گفت می پدر کوتاہ خردمند بہر کہ ناوان بلند نہ ہر چه بہت متعجبیت بہتر
 ہو کہ اسے باپ کوتاہ و دہشہند بہر حال بلند سے نہیں جیہ بات قطعی کہ وہ دیراہ مذکور کی قیمت میں بہتر
 الشَّامُ لَطِيفٌ وَالْفِيلُ حَقِيقَةٌ شَعْرُ اَقْلٍ جَبَالٌ لَا رُخٍ لَهَا ذَوَاتُهَا لَا تَعْظُمُ
 بکری دال ہے اور ہاتھی سہرام ہے چو ناواہد ہزاروں سے مری اور ہر کہ غصا کر رہا ہے
 عَشْرٌ اَللّٰهُ فَشَدَّ اَقْلَ صَنِيعٌ لَا يَنْقُصُ اَنْ خَمِيدٌ مِی کہ لاغر دانا
 تیرا ایک اور کے آواز سے قدر کے اور مرتبہ کے وہ ناچو تو نے کہ دے دانا نے
 گفت بہر کہ بابل ہی فرہ است تا کہ اگر ضعیف ہو ہمچنان از طوئے خربہ
 کہ ایک ہزار سائے ایک حق ہو نہ کہ گھڑا تازی اگر ضعیف ہو دے اسے پہلے چاہیے میں طیف فرست بہتر
 پدر بخندید و ارکان دولت پسندیدند و برادران بچان رنجیدہ ربا عی
 اب ہر سائے ہزاروں دولت نے پسند کیا اور بھائی ساتھ جان کے رنجیدہ ہوئے
 تاہم و سخن نگفتہ باشد عیب نہر شہر تہ باشد ہر شہر گمان بہر کہ نسبت
 جہت کہ نہر نے بات کہی ہو دے عیب نہر او کا چہا رہا ہے ہر ملک مکملان متا بہر کہ خالی ہے

در بعضی نسخہ ہا میں نوشیر و آن کا بیب لکھان کے
 زان پیشتر کہ بائک آید فلان نماند
 اگر چه بہت گذرا کہ نوشیر و آن نہ را
 اوس سے پہلے یکی کر کہ آواز آوے کہ فلان نہ را
 شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر و دیگر برادرش بلند و خوب روے
 نہ سینے کہ کوتاہ تھا اور کم رو اور دوسرے بھائی اوس کے بلند اور خوب صورت
 باری پدریکر بہت استخارہ و دیگر نظر میکرد پس نفرت و تبصرا سجا آورد
 ایک بار باپ ساتھ کہ بہت اور استخارہ کیے چو او کے نظر کرتا تھا کہ نے ساتھ دانائی اور میان کے دریافت کیا
 و گفت می پدر کوتاہ خردمند بہر کہ ناوان بلند نہ ہر چه بہت متعجبیت بہتر
 ہو کہ اسے باپ کوتاہ و دہشہند بہر حال بلند سے نہیں جیہ بات قطعی کہ وہ دیراہ مذکور کی قیمت میں بہتر
 الشَّامُ لَطِيفٌ وَالْفِيلُ حَقِيقَةٌ شَعْرُ اَقْلٍ جَبَالٌ لَا رُخٍ لَهَا ذَوَاتُهَا لَا تَعْظُمُ
 بکری دال ہے اور ہاتھی سہرام ہے چو ناواہد ہزاروں سے مری اور ہر کہ غصا کر رہا ہے
 عَشْرٌ اَللّٰهُ فَشَدَّ اَقْلَ صَنِيعٌ لَا يَنْقُصُ اَنْ خَمِيدٌ مِی کہ لاغر دانا
 تیرا ایک اور کے آواز سے قدر کے اور مرتبہ کے وہ ناچو تو نے کہ دے دانا نے
 گفت بہر کہ بابل ہی فرہ است تا کہ اگر ضعیف ہو ہمچنان از طوئے خربہ
 کہ ایک ہزار سائے ایک حق ہو نہ کہ گھڑا تازی اگر ضعیف ہو دے اسے پہلے چاہیے میں طیف فرست بہتر
 پدر بخندید و ارکان دولت پسندیدند و برادران بچان رنجیدہ ربا عی
 اب ہر سائے ہزاروں دولت نے پسند کیا اور بھائی ساتھ جان کے رنجیدہ ہوئے
 تاہم و سخن نگفتہ باشد عیب نہر شہر تہ باشد ہر شہر گمان بہر کہ نسبت
 جہت کہ نہر نے بات کہی ہو دے عیب نہر او کا چہا رہا ہے ہر ملک مکملان متا بہر کہ خالی ہے

گلستان بہار

شاید کہ لپٹک خفتہ باشد ہشتادیم کہ ملکہ اذہ را در آن قمری شصتی صعبی نمود
 چاہیے کہ شیر ہوتا ہو سنائیے کہ بادشاہ اذہ کو بجادس نزدیکی کو ایک شمن ہوتے ہند کہ
 چون لشکر از ہر دو طرف توی در ہم آوردند و قصد بارت کر دند اول کسیکہ میدان
 جب لشکر دونوں در ہمنوی ہنس میں ملے اور قصد اڑاں ہا کیا بلے جو کوئی کہ میدان میں
 در آمد آن سپر بود گفت قطعہ آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من
 آواز دزد کا تھا اور کہا وہ نہیں ہوں میں کلاں لڑائی کے دیکھ تو ہتھ میرے
 آن خیم گاندہ میان خاک خون بینی سری کا گندہ گنگ و بخون خویش بازی میکنے
 وہ ہوں میں کہ وہاں خاک و خون کے دیکھو لیکر جو شخص کہ لڑائی لڑا ہے ساتھ خون اپنے کے بازی کرتا ہو
 روز میدان داند کہ گزند و بخون لشکری + این گفت بر سپاہ دشمن دینی چند
 روز میدان کو دشمن کہ ہنگ جاتا ہوا تیرن لڑا کہ یہ کہ او از سپاہ دشمن کے مارا اور تن کتنے
 مردان کاری را کشت چون پیش پد را دزدین خدمت ہو سید و گفت قطعہ
 مردوں کاری کو مارا جنگ باب کے آتا زمین خدمت کی چومی اور کسا
 ایک شخص منت خیر نمود تادرتی ہنر نہ پنداری سپ لا غمیان بکار آمد
 ایک جم میرا تھکو دلا دکنائی دیا ہرگز موائی کہ ہنر نہ ہے تو کھڑا دبی کہ کام آتا ہے
 روز میدان لگا و پیر و کسے آور دہ اند کہ سپاہ دشمن بسیار بود و اینان از کج جہتی
 روز میدان کے نہ پیل پر لڑا کہ کتنوں کہ سپاہ دشمن کی بہت تھی اور پیر تھوڑا اور ایک جہت
 جنگ گزیر کر دند سپر خرو برد و گفت ای مردان با پوشیدہ جان نہ نمان پوشیدہ سواران را
 قصد ہما گئے تاکیا لے کے آواز دند باری او کا اور دو شوش کو ہرگز جانتے ہیں کہ ہنسوا ہوں
 بگفتن و تھوڑ زیادہ گشت یکبار حملہ کر دند ہشتادیم کہ میدان لڑے ہر شمن طفر یافتند
 بسبب کہ خواہی کہ مردان زیادہ ہوں اور یکبار گندہ کیا سنائیے کہ خاص کر اوی دزد ہر شمن کہ تھائی
 پد سر خوشیم ہو سید و در کنار گرفت ہر روز نظر پیش کر دتا و لیچہ خویش گردانید
 باب ز سوار اکہ دسکی چومی اور گردن دیا اور ہر روز نظر زیادہ کرتا توری عسکرا کیا

۲
 قمری شصتی صعبی نمود
 سنائیے کہ بادشاہ اذہ کو بجادس نزدیکی کو ایک شمن ہوتے ہند کہ
 جب لشکر دونوں در ہمنوی ہنس میں ملے اور قصد اڑاں ہا کیا بلے جو کوئی کہ میدان میں
 وہ نہیں ہوں میں کلاں لڑائی کے دیکھ تو ہتھ میرے
 وہ ہوں میں کہ وہاں خاک و خون کے دیکھو لیکر جو شخص کہ لڑائی لڑا ہے ساتھ خون اپنے کے بازی کرتا ہو
 یہ کہ او از سپاہ دشمن کے مارا اور تن کتنے
 جنگ باب کے آتا زمین خدمت کی چومی اور کسا
 ایک جم میرا تھکو دلا دکنائی دیا ہرگز موائی کہ ہنر نہ ہے تو کھڑا دبی کہ کام آتا ہے
 کتنوں کہ سپاہ دشمن کی بہت تھی اور پیر تھوڑا اور ایک جہت
 تادرتی ہنر نہ پنداری سپ لا غمیان بکار آمد
 ہرگز موائی کہ ہنر نہ ہے تو کھڑا دبی کہ کام آتا ہے
 بسیار بود و اینان از کج جہتی
 کتنوں کہ سپاہ دشمن کی بہت تھی اور پیر تھوڑا اور ایک جہت
 با پوشیدہ جان نہ نمان پوشیدہ سواران را
 ہنسوا ہوں
 طفر یافتند
 خواہی کہ مردان زیادہ ہوں اور یکبار گندہ کیا سنائیے کہ خاص کر اوی دزد ہر شمن کہ تھائی
 در کنار گرفت ہر روز نظر پیش کر دتا و لیچہ خویش گردانید
 اکہ دسکی چومی اور گردن دیا اور ہر روز نظر زیادہ کرتا توری عسکرا کیا

بسیار می شنید و آید ز جای و گزینان روزگاری بی بیکر و خوش از رخ بیکر سلی + سر شمشیر
سایه زوایکش که اکثره کار کرد + و جو این یک صبر و تو سگ و گاو و کتین و سوس و کاک و مینو و سر شمشیر
گرفتین بیل + چو شیرند نشاید که شستن بیل + سخن برین مقرر شد که یکی بیل و ایشان گشتند

[illegible]

حکایت مودود البصر شاه و وزیر حبیب بنیان سازنده بنگاه های که در آن بازار آمدند سفر کرده
و رنگ زنده کرشمین بیجا تو بهیچ گمانی چهار یک چنین دانی و منور شام کی وقت که چو نه پیر آری سفر کرد و
فارت آورد و صلاح از تن کیشا و در خورت علمیت بهما و در نخستین دشمنی که بر سر ایشان

دور لایا۔ نیند تھی جنکا کہ ایک پر رات سے گھبرا گیا۔

[illegible][illegible]

ایادوی شفاعت زمین بسا گوشت این سپهر چنان آید زندگان بی بخورده است
یا ورنه دوطرف بخاشنه که او جزین که کما او کما اس لکن فی باغ زندگانی سهیل غنیمت کما یا
چنان بی تمسک نیافته توقع کرم و اخلاق خداوندی گشت که بخشیدن خون او بر بند

جو انی سے بر جو واری نہیں باقی توقع ساختنش اور غافلان صاحب کے وہ ہر کسی کی پیشانی خوں سے لکھ کر اور ہر

[illegible]

ملک دست تحسیر بندگان گرفت و گفت قطعه شیرینک زمین چون کند کسی
 بادشاه فرات را بنوس کر بجا بیچ دانستن که کیا اور کہا
 اما کس تبریت نشود ای حکیم کس + باران که در طاف طبعش خلای نیست + در باغ
 اهل سانه تربیت کنه و یو او یکم لایق والا
 لاله وید و در شوره بوخس قطعه زمین شوره بن ساریو + در تخم عمل خالص مگردان
 لاله وید و در شوره بوخس قطعه زمین شوره بن ساریو + در تخم عمل خالص مگردان
 لاله وید و در شوره بوخس قطعه زمین شوره بن ساریو + در تخم عمل خالص مگردان

ملکونی بادران کردن چنانست که بگردون بجای نیک و ان حکایت
 یکی سانه بدون که گزایا سانه که بگردون بجای نیک و ان حکایت

سرسنگ زاده را ویدم بر در سرای انگلش که عقل کیاست و فهم و فرا
 ایک پیادگی که او که ویدم بر در سرای انگلش که عقل کیاست و فهم و فرا

زاده و صف داشت هم از عهد خروسی آثار بزرگی و راضیه او سپید و پاک
 زاده و صف داشت هم از عهد خروسی آثار بزرگی و راضیه او سپید و پاک

سراسر و صف داشت هم از عهد خروسی آثار بزرگی و راضیه او سپید و پاک
 سراسر و صف داشت هم از عهد خروسی آثار بزرگی و راضیه او سپید و پاک

سراسر و صف داشت هم از عهد خروسی آثار بزرگی و راضیه او سپید و پاک
 سراسر و صف داشت هم از عهد خروسی آثار بزرگی و راضیه او سپید و پاک

ملک دست تحسیر بندگان گرفت و گفت قطعه شیرینک زمین چون کند کسی
 بادشاه فرات را بنوس کر بجا بیچ دانستن که کیا اور کہا
 اما کس تبریت نشود ای حکیم کس + باران که در طاف طبعش خلای نیست + در باغ
 اهل سانه تربیت کنه و یو او یکم لایق والا
 لاله وید و در شوره بوخس قطعه زمین شوره بن ساریو + در تخم عمل خالص مگردان
 لاله وید و در شوره بوخس قطعه زمین شوره بن ساریو + در تخم عمل خالص مگردان
 لاله وید و در شوره بوخس قطعه زمین شوره بن ساریو + در تخم عمل خالص مگردان

خدا

را ووزخ بود اعراف ہزار ووزخیاں پر کہ عرف بہشت فروزست

کو دو وزخ ہے اعراف ووزخ دالون سے ہر پہر کہ اعراف بہشت ہر وزخ ہے

میان آنکہ یا پیش در بر بندہ آنکہ دو چشم تظارش بر در حکایت یکی ز لہو کج

دو بیان اوس شخص کے کہ باراد کاچ پنل کو او اوس شخص کے کہ دونوں مکمل نظر لگا کر اچھو جازو ایک بانیا

رہن جو رہو در حالت پیری و سیزندگانی قطع کرد کہ سواری از در و آمد و رفت

بہار تہا چہ حالت بڑا ہے کے اور سیزندگانی کی قطع کی تھی کہ ایک سوار دھو دھو آیا اور توجہ

داو کہ فلان قطعہ ابدیت خداوند کشادیم و دشمنان اسیر آمدند و سپاہ و عسرت

دی کہ نہ قطعہ کو سنا اقبال صاحب کے فتح کیا ہے اور چون قید آئے اور سپاہ اور عسرت

اک طرف بھلگی مطیع فرمان گشتند ملک نفسی سر در بر و فرمود گفت این مژدہ میرا

اوس طرف کی طاقت کرنا بانی حکم کی ہوئی بادشاہ ایک سانس تندی بر لایا اور کبیدہ توجہ

و شمنام ست یعنی و ارشان ملک قطعہ درین امید سر شد و درین عمر عزیزہ کا کچھ

بلکہ شمنام سرور کی جو بیٹے دارنون بادشاہی کو بیچ اس امید کو آخر ہوئی افسوس عمر عزیزہ کہ ہر چیز

و علم ست از درم فراز آید امید مستبر بر آرد ولی چہ فائدہ فرا نگاہ امیدت کہ عمر گشتہ

دل میری کے جو سواری سے پوچھا کہ تو امید بندھی ہوئی بلکہ کیا فائدہ اوس چک امید بندھی ہے

باز آید قطعہ کوس حالت کو وقت و شاصل ہی دو چشم و داغ سر کہنید و امی گفت و

ہر آگاہ فقارہ کو چہ کا بجا امانت موت کرنے اسی دونوں انگلیں میری نصرت کر کو اور شہنشاہ

و ساعہ و باز و ہر لمحہ کو یک گہر کہنید و برین و قضا و شومن کام و آخر اید و شومن

اور گلائی اور بازو جب نصرت ہوتا آپسین کو اور ہر عازر و شومن کام کے آخر اید و شومن

کہنید و روزگارم بشد بنادانی ہر من کردم شاہد کہنید حکایت ہر فرزند

کہ زمانہ میرا کیا سنا دانی کے پتہ نہ کیا میرا ہر پہر کہ

از روزیران بدرجہ خطا ویدی کہ بند فرمودی گفت گستاخی معلوم کردم کہ

و زہدوں باب ہو گیا تھا و کیا تو نے کہید فرمایا تو نے کہا کوئی گستاخی نہ کیا میرا لیکن سنا ہے

بہشت ہر روز اعراف ہزار ووزخیاں پر کہ عرف بہشت فروزست
 کو دو وزخ ہے اعراف ووزخ دالون سے ہر پہر کہ اعراف بہشت ہر وزخ ہے
 میان آنکہ یا پیش در بر بندہ آنکہ دو چشم تظارش بر در حکایت یکی ز لہو کج
 دو بیان اوس شخص کے کہ باراد کاچ پنل کو او اوس شخص کے کہ دونوں مکمل نظر لگا کر اچھو جازو ایک بانیا
 رہن جو رہو در حالت پیری و سیزندگانی قطع کرد کہ سواری از در و آمد و رفت
 بہار تہا چہ حالت بڑا ہے کے اور سیزندگانی کی قطع کی تھی کہ ایک سوار دھو دھو آیا اور توجہ
 داو کہ فلان قطعہ ابدیت خداوند کشادیم و دشمنان اسیر آمدند و سپاہ و عسرت
 دی کہ نہ قطعہ کو سنا اقبال صاحب کے فتح کیا ہے اور چون قید آئے اور سپاہ اور عسرت
 اک طرف بھلگی مطیع فرمان گشتند ملک نفسی سر در بر و فرمود گفت این مژدہ میرا
 اوس طرف کی طاقت کرنا بانی حکم کی ہوئی بادشاہ ایک سانس تندی بر لایا اور کبیدہ توجہ
 و شمنام ست یعنی و ارشان ملک قطعہ درین امید سر شد و درین عمر عزیزہ کا کچھ
 بلکہ شمنام سرور کی جو بیٹے دارنون بادشاہی کو بیچ اس امید کو آخر ہوئی افسوس عمر عزیزہ کہ ہر چیز
 و علم ست از درم فراز آید امید مستبر بر آرد ولی چہ فائدہ فرا نگاہ امیدت کہ عمر گشتہ
 دل میری کے جو سواری سے پوچھا کہ تو امید بندھی ہوئی بلکہ کیا فائدہ اوس چک امید بندھی ہے
 باز آید قطعہ کوس حالت کو وقت و شاصل ہی دو چشم و داغ سر کہنید و امی گفت و
 ہر آگاہ فقارہ کو چہ کا بجا امانت موت کرنے اسی دونوں انگلیں میری نصرت کر کو اور شہنشاہ
 و ساعہ و باز و ہر لمحہ کو یک گہر کہنید و برین و قضا و شومن کام و آخر اید و شومن
 اور گلائی اور بازو جب نصرت ہوتا آپسین کو اور ہر عازر و شومن کام کے آخر اید و شومن
 کہنید و روزگارم بشد بنادانی ہر من کردم شاہد کہنید حکایت ہر فرزند
 کہ زمانہ میرا کیا سنا دانی کے پتہ نہ کیا میرا ہر پہر کہ
 از روزیران بدرجہ خطا ویدی کہ بند فرمودی گفت گستاخی معلوم کردم کہ
 و زہدوں باب ہو گیا تھا و کیا تو نے کہید فرمایا تو نے کہا کوئی گستاخی نہ کیا میرا لیکن سنا ہے

۱

در خوشی بر بهر سپهر مار و نر خفته بود گفت بهیست ای که ایقبال تو در عالم نیست
 ایکه خیزنگا جاویدین با هر سوتا نکا ای که ایقبال تیر و سوج عالم کی نیست
 گیرم که غمت نیست غم با غمت ملکه خوش آمد صره پیرار و ساراز و زورج
 قبول کیا می که غم بخوشن جو غم عار ای اینجی با ناک خوش ای مانا و کی شلی هزار دنیا که جود که با هر کی
 کرد و گفت در این بداری در خوش گفت من آن کی آرام که جامه ندرام ملک را
 کی اندک که این که است غیر که این که من و لاون بین کیا بین کتاب بین این که
 بر ضعف حال او نیست یادت شد و غمتی بران فرید کرد و پیش و روش فرستاد
 او ضعف حال او که که جوت زیاد بودی او یک خلعت او پر کرد زیاد کیا او آنگه غیر که سجا
 و روش آن نقد و پیش را با یک مدت پتور و و پیشان کرد و با نادر طبع
 غیره اوس نقد و صبر که خوشی مدت بی کیا با او پریشان کیا او پر نکا
 قرار و رفت آزادگان نگیر و مال نه صبر دل شوق کتاب و خواب
 قرار او پر است آزادان که پیشه که توستال نه صبر دل شوق کتاب و خواب
 در حال تیکه ملک پر و ای او در حال گفتند بهیم یکد و روی از و درم کشید از شما
 هیچ اوس حالت که که باد شاه که بود و او کی تخی با که که باد شاه که بود و او کی تخی با که که باد شاه که بود
 گفته اند که جاب طاعت و پیشه که از حدت صورت پوشانان چه پیرایه و دن که غالب
 که از صاحبان و کوشای و کیزی او در با اینان و خدوین چایه و دنیا که اکثر جوت
 ایشان خطبات امور ملک متعلق باشد و تحمل از دعام عوام نکند مشغولی
 او کی سالت به عوامان بادشاهی که ملایک کی تخی و او در پیشه جوت و دین کی نیست که نہیں
 حشرش به نعمت بادشاه که به کام فرصت شاد و نگاه مجال خج تا به پیشی از پیش
 حرام او شمس که نیست با و کی که توست کابین که کتاب نگاه توت بان که جیش و کی توست
 به بیو که گفتن بهر توشین گفت این که لای شخ چشم مبدرا که چندین نصبت برین
 سله بهر که که است بهر توشین با شاه که اس غیر که شخ گفت این که لای شخ گفت این که لای شخ

در خوشی بر بهر سپهر مار و نر خفته بود گفت بهیست ای که ایقبال تو در عالم نیست
 ایکه خیزنگا جاویدین با هر سوتا نکا ای که ایقبال تیر و سوج عالم کی نیست
 گیرم که غمت نیست غم با غمت ملکه خوش آمد صره پیرار و ساراز و زورج
 قبول کیا می که غم بخوشن جو غم عار ای اینجی با ناک خوش ای مانا و کی شلی هزار دنیا که جود که با هر کی
 کرد و گفت در این بداری در خوش گفت من آن کی آرام که جامه ندرام ملک را
 کی اندک که این که است غیر که این که من و لاون بین کیا بین کتاب بین این که
 بر ضعف حال او نیست یادت شد و غمتی بران فرید کرد و پیش و روش فرستاد
 او ضعف حال او که که جوت زیاد بودی او یک خلعت او پر کرد زیاد کیا او آنگه غیر که سجا
 و روش آن نقد و پیش را با یک مدت پتور و و پیشان کرد و با نادر طبع
 غیره اوس نقد و صبر که خوشی مدت بی کیا با او پریشان کیا او پر نکا
 قرار و رفت آزادگان نگیر و مال نه صبر دل شوق کتاب و خواب
 قرار او پر است آزادان که پیشه که توستال نه صبر دل شوق کتاب و خواب
 در حال تیکه ملک پر و ای او در حال گفتند بهیم یکد و روی از و درم کشید از شما
 هیچ اوس حالت که که باد شاه که بود و او کی تخی با که که باد شاه که بود و او کی تخی با که که باد شاه که بود
 گفته اند که جاب طاعت و پیشه که از حدت صورت پوشانان چه پیرایه و دن که غالب
 که از صاحبان و کوشای و کیزی او در با اینان و خدوین چایه و دنیا که اکثر جوت
 ایشان خطبات امور ملک متعلق باشد و تحمل از دعام عوام نکند مشغولی
 او کی سالت به عوامان بادشاهی که ملایک کی تخی و او در پیشه جوت و دین کی نیست که نہیں
 حشرش به نعمت بادشاه که به کام فرصت شاد و نگاه مجال خج تا به پیشی از پیش
 حرام او شمس که نیست با و کی که توست کابین که کتاب نگاه توت بان که جیش و کی توست
 به بیو که گفتن بهر توشین گفت این که لای شخ چشم مبدرا که چندین نصبت برین
 سله بهر که که است بهر توشین با شاه که اس غیر که شخ گفت این که لای شخ گفت این که لای شخ

[illegible]

کھنڈن شرم
 کرو کہ من اور اجل کروم گفتا شفاعت تو حد شمع فرو گذارم گفتا بجز فرو
 کما کین او کی تین چوڑا کیا کما سنا شفاعت زری کی اندیشہ رخ کو چھوڑ دگا کین جو کچھ
 نسبت و لیکر کما از مال وقف چیرید و دوطرف زرم نیامد کہ فقر و کسالت
 تو بچ ہو و لیکن جو کوئی مال بخرات ہو ایک چیز چارو کا کھانا و سکا لالہ
 میر جہ درویشان است وقف محتاجان است حاکم از وی است بد او ملا
 چو کہ فقر و کسالت تین ہو معان محتاجون کا ہے حاکم نے ملا اس سے اوٹایا ابدان
 کروں فت کہ جهان تو تنگ آمدہ بود کہ زری بگر والا از خانہ چنین بار
 کہ بگر کہ جهان او تنگ آیتا کہ چری کی نوسے بگر ایسے بار کی سے
 گفت ایمن او زند شبنہ کہ گفت اند خانہ دوستان بر و در دستان مگو
 کما اسی صاحب نہ سنا ہو نوسے کہ کما ہو گرو در سونا کا جاہ اور دوازہ دشمنان کا ست
 شہر چون لجنی در بہان بجز اندر مدہ دشمنان اپوست بر کن ستانہ است
 جو بچنے کو نہی نون سناہ عاقر کے ست دشمنان کو تین بچ خاطر کنت لا اور دوسری
 حکایت کی از پادشاہان بار سگار اید گفت بچت از یا و دی اید گفت
 ایک ز بار شاہو یک ایک فکر کو کیا کما کسیتی فت بگو ہے با وانا ہے کہا
 ملی و قبیحہ خدایر افرا متوسلیم فرو و بر و و آن کش زو و خوشی بر
 مان جہر کہ اند کے تین بھانا ہوں میں بر طرف دونا ہو وہ کہ او کو در و زو و نکال دنا
 و انرا کہ خواہد بر کش و اند حکایت کی از صالحان خواب بادشاہی
 اور او کے تین کہ بھانا ہو طرف در و او کسی کو نہیں دنا ہو ایک و بکتر نہی بچ خواہ کہ بکا ایک بادشاہ
 را و برشت و بار سگار اور و رخ پر سہ کہ موجب جہاں است و بکات
 کہ تین بچ بشت کہ او پر سگار تین بچ دفع کو کو کا کہ بچ کہ کا کا یا او پر بشت نہی
 ان کو بچرم بخلاف ان می پنداشتند کہ اند کہ این بادشاہ بار و درویشان
 او کی کا کیا کہ او می بخلاف او کا بچا تین او ان کی خبیث کہ بارش سناہ خاںش کہ زو و کو بچ بشت

کما کین او کی تین چوڑا کیا کما سنا شفاعت زری کی اندیشہ رخ کو چھوڑ دگا کین جو کچھ
 نسبت و لیکر کما از مال وقف چیرید و دوطرف زرم نیامد کہ فقر و کسالت
 تو بچ ہو و لیکن جو کوئی مال بخرات ہو ایک چیز چارو کا کھانا و سکا لالہ
 میر جہ درویشان است وقف محتاجان است حاکم از وی است بد او ملا
 چو کہ فقر و کسالت تین ہو معان محتاجون کا ہے حاکم نے ملا اس سے اوٹایا ابدان
 کروں فت کہ جهان تو تنگ آمدہ بود کہ زری بگر والا از خانہ چنین بار
 کہ بگر کہ جهان او تنگ آیتا کہ چری کی نوسے بگر ایسے بار کی سے
 گفت ایمن او زند شبنہ کہ گفت اند خانہ دوستان بر و در دستان مگو
 کما اسی صاحب نہ سنا ہو نوسے کہ کما ہو گرو در سونا کا جاہ اور دوازہ دشمنان کا ست
 شہر چون لجنی در بہان بجز اندر مدہ دشمنان اپوست بر کن ستانہ است
 جو بچنے کو نہی نون سناہ عاقر کے ست دشمنان کو تین بچ خاطر کنت لا اور دوسری
 حکایت کی از پادشاہان بار سگار اید گفت بچت از یا و دی اید گفت
 ایک ز بار شاہو یک ایک فکر کو کیا کما کسیتی فت بگو ہے با وانا ہے کہا
 ملی و قبیحہ خدایر افرا متوسلیم فرو و بر و و آن کش زو و خوشی بر
 مان جہر کہ اند کے تین بھانا ہوں میں بر طرف دونا ہو وہ کہ او کو در و زو و نکال دنا
 و انرا کہ خواہد بر کش و اند حکایت کی از صالحان خواب بادشاہی
 اور او کے تین کہ بھانا ہو طرف در و او کسی کو نہیں دنا ہو ایک و بکتر نہی بچ خواہ کہ بکا ایک بادشاہ
 را و برشت و بار سگار اور و رخ پر سہ کہ موجب جہاں است و بکات
 کہ تین بچ بشت کہ او پر سگار تین بچ دفع کو کو کا کہ بچ کہ کا کا یا او پر بشت نہی
 ان کو بچرم بخلاف ان می پنداشتند کہ اند کہ این بادشاہ بار و درویشان
 او کی کا کیا کہ او می بخلاف او کا بچا تین او ان کی خبیث کہ بارش سناہ خاںش کہ زو و کو بچ بشت

کما کین او کی تین چوڑا کیا کما سنا شفاعت زری کی اندیشہ رخ کو چھوڑ دگا کین جو کچھ
 نسبت و لیکر کما از مال وقف چیرید و دوطرف زرم نیامد کہ فقر و کسالت
 تو بچ ہو و لیکن جو کوئی مال بخرات ہو ایک چیز چارو کا کھانا و سکا لالہ
 میر جہ درویشان است وقف محتاجان است حاکم از وی است بد او ملا
 چو کہ فقر و کسالت تین ہو معان محتاجون کا ہے حاکم نے ملا اس سے اوٹایا ابدان
 کروں فت کہ جهان تو تنگ آمدہ بود کہ زری بگر والا از خانہ چنین بار
 کہ بگر کہ جهان او تنگ آیتا کہ چری کی نوسے بگر ایسے بار کی سے
 گفت ایمن او زند شبنہ کہ گفت اند خانہ دوستان بر و در دستان مگو
 کما اسی صاحب نہ سنا ہو نوسے کہ کما ہو گرو در سونا کا جاہ اور دوازہ دشمنان کا ست
 شہر چون لجنی در بہان بجز اندر مدہ دشمنان اپوست بر کن ستانہ است
 جو بچنے کو نہی نون سناہ عاقر کے ست دشمنان کو تین بچ خاطر کنت لا اور دوسری
 حکایت کی از پادشاہان بار سگار اید گفت بچت از یا و دی اید گفت
 ایک ز بار شاہو یک ایک فکر کو کیا کما کسیتی فت بگو ہے با وانا ہے کہا
 ملی و قبیحہ خدایر افرا متوسلیم فرو و بر و و آن کش زو و خوشی بر
 مان جہر کہ اند کے تین بھانا ہوں میں بر طرف دونا ہو وہ کہ او کو در و زو و نکال دنا
 و انرا کہ خواہد بر کش و اند حکایت کی از صالحان خواب بادشاہی
 اور او کے تین کہ بھانا ہو طرف در و او کسی کو نہیں دنا ہو ایک و بکتر نہی بچ خواہ کہ بکا ایک بادشاہ
 را و برشت و بار سگار اور و رخ پر سہ کہ موجب جہاں است و بکات
 کہ تین بچ بشت کہ او پر سگار تین بچ دفع کو کو کا کہ بچ کہ کا کا یا او پر بشت نہی
 ان کو بچرم بخلاف ان می پنداشتند کہ اند کہ این بادشاہ بار و درویشان
 او کی کا کیا کہ او می بخلاف او کا بچا تین او ان کی خبیث کہ بارش سناہ خاںش کہ زو و کو بچ بشت

۱۷
 و این پارسا به قرب و شادمانی در دوزخ و قتلت بچکار اید و سب و مرتکب
 او برین فریخته است که با دشا بهر کوچ و دوزخ که
 خود را از عملها نکوشید بری ار و حاجت بجمله بگری و انت نیست و در و
 این بنگار موان بچسب که حاجت سانه کوی یکی که رگنا عکس نیست فز که
 صفت باش و کلاه سوار و حکایت پیاده و سوار بر نه با کاروان حجاز
 اندر و اور کلاه تاسی که یک پیاده سوار بر نه سانه قاصد حجاز که
 کوفه بدر آمد و همراه باشد نظر که دم و معلومی شد خرا مان به میرفت و میگفت
 کوفه سے باہر آیا اور سارے سپاہیوں کی ایک لڑائی ہوئی تھی کہ کتا باغوش رفتار جاتا تھا اور کتا
 قطع نہ با شتر پر سوارم نہ چو شتر پر یارم و سحر او در رعیت نہ غلام نہ یارم
 نہ او پر دشت کسوار ہوئیں نہ انداز دشت کوئی بچہ کہ نہیں نہ متار رعیت کا نہ غلام کا نہ یارم
 غم موجود و پریشانی معلوم ندارم نفسی نہیں غم آسودہ شعری میگذاردم اشتیاق
 غم ہے کاش دین کی نہیں گستاخوئیں ایکدم مانتا ہوں آسودہ اور ایک عکس اور کتا ہوں ایک
 گفتش اید ویش کیجا میر و برگرد کہ انجمنی بگری شنید و قدم در بیابان نهاد
 او سکو کا ای فقیر کسان جانا ہو پیر کہ سارے غمی کہ مرئی نرسا و قدم نہ چکل کے رکھا
 و برت چون بخلہ مجو پسیدیم تو اگر اجل فرار سید وین بالینش فرود آمد
 اور گیا جہج گانو کو بر کچہ پیچہ و دمنند کہ تین ہفت اگر پیچی فز او پیر باز کی کے پیچہ آیا
 گفت ع بالینجی نہ پر دیم تو برخت بگری میت شخصی بہر بر بجا رخص
 اور کتا ہم سارے غمی کہ مرئی ہم اور کتا پیر و شکار و ایک شغل نام رات اور پیر و شکار
 چون روز آمد و پیر و بجا رخصت و طرح آب آئینہ پر و کہ ماند کہ چرخ
 چون آیا و ہوا اور بجا رجا سارے غمی کہ مرئی ہم اور کتا پیر و شکار و ایک شغل نام رات اور پیر و شکار
 بیان بنزل پر بسکہ در خاک تند رستا و دفن کردیم و چشم خور و
 جان بچ نزل کر گیا بہت اتفاق ہو کہ تند رستا و دفن کیا پیر و چشم کیا پیر و شکار

۲۰
 و این پارسا به قرب و شادمانی در دوزخ و قتلت بچکار اید و سب و مرتکب
 او برین فریخته است که با دشا بهر کوچ و دوزخ که
 خود را از عملها نکوشید بری ار و حاجت بجمله بگری و انت نیست و در و
 این بنگار موان بچسب که حاجت سانه کوی یکی که رگنا عکس نیست فز که
 صفت باش و کلاه سوار و حکایت پیاده و سوار بر نه با کاروان حجاز
 اندر و اور کلاه تاسی که یک پیاده سوار بر نه سانه قاصد حجاز که
 کوفه بدر آمد و همراه باشد نظر که دم و معلومی شد خرا مان به میرفت و میگفت
 کوفه سے باہر آیا اور سارے سپاہیوں کی ایک لڑائی ہوئی تھی کہ کتا باغوش رفتار جاتا تھا اور کتا
 قطع نہ با شتر پر سوارم نہ چو شتر پر یارم و سحر او در رعیت نہ غلام نہ یارم
 نہ او پر دشت کسوار ہوئیں نہ انداز دشت کوئی بچہ کہ نہیں نہ متار رعیت کا نہ غلام کا نہ یارم
 غم موجود و پریشانی معلوم ندارم نفسی نہیں غم آسودہ شعری میگذاردم اشتیاق
 غم ہے کاش دین کی نہیں گستاخوئیں ایکدم مانتا ہوں آسودہ اور ایک عکس اور کتا ہوں ایک
 گفتش اید ویش کیجا میر و برگرد کہ انجمنی بگری شنید و قدم در بیابان نهاد
 او سکو کا ای فقیر کسان جانا ہو پیر کہ سارے غمی کہ مرئی نرسا و قدم نہ چکل کے رکھا
 و برت چون بخلہ مجو پسیدیم تو اگر اجل فرار سید وین بالینش فرود آمد
 اور گیا جہج گانو کو بر کچہ پیچہ و دمنند کہ تین ہفت اگر پیچی فز او پیر باز کی کے پیچہ آیا
 گفت ع بالینجی نہ پر دیم تو برخت بگری میت شخصی بہر بر بجا رخص
 اور کتا ہم سارے غمی کہ مرئی ہم اور کتا پیر و شکار و ایک شغل نام رات اور پیر و شکار
 چون روز آمد و پیر و بجا رخصت و طرح آب آئینہ پر و کہ ماند کہ چرخ
 چون آیا و ہوا اور بجا رجا سارے غمی کہ مرئی ہم اور کتا پیر و شکار و ایک شغل نام رات اور پیر و شکار
 بیان بنزل پر بسکہ در خاک تند رستا و دفن کردیم و چشم خور و
 جان بچ نزل کر گیا بہت اتفاق ہو کہ تند رستا و دفن کیا پیر و چشم کیا پیر و شکار

و این پارسا به قرب و شادمانی در دوزخ و قتلت بچکار اید و سب و مرتکب

کہ فلان در حق من بفساد کو ای دادہ بہت گفت بصلاح من چکل کن یا مٹی
 کہ فلانی بی بیع حق مٹکے سات فساد کے گواہی دی جو کہ ساتھ مٹی کے اوکو نہ مٹندہ کر
 نو نیکی روشن باشن با بنگال بہت قص کو گفتن نیاید بجال بہ جو آہنک بطور بدستیم
 نو نیکی چال رہ تو بد اندیشہ کہ خورال ساتھ تقصیر کہ گناہیاد و طاقت جو آواز بر بطس کے ہو درست
 کی از دست مطرب رو گوشمال حکایت کی را از مشائخ چہر سید مدبرہ جہت
 کہ پاتہ گوی سے کما در گوشمال ایک کوشن شون سے پوچھا کہ اصل بات
 تصوف چیست گفت ازین پیش طائفہ بودند در جہان بصوت پر آگندہ و
 تصوف کی کیا ہے کہا اس کے ایک گروہ تھے بیج جہاں بیج ظاہر برین در سنی میں
 جمع و اکنون خلقی اند بظاہر جمع و باطن پر آگندہ و طوعہ جو ہر ساعت از کوسجا
 جمع اور ایک خلق جو بیج ظاہر کے جمع اور ساتھ دسکے پر تیان جو ہر ساعت تجویم ایک
 رو و دل بہ نہائی اند صفائی نہائی و ورت مال جاہست نہ سے و نجار
 جا و دل بیج تنہائی کے صفائی نہ دیکھ تو جو بنگوال اور مزہ بہ واد کیت اور سوداگر
 چو دل با خداست خلوت نشینی حکایت یاد دارم کہ شبی در کاروانی شب
 جو دل ساتھ خدا کے ہے خلوت کا بیٹھنے والا تو یاد کرتا ہوں کہ ایک آنکو بیج ایک غلی کو نام
 رفعتہ پووم و سحر بکنا ریشیہ خفتہ شوریدہ کہ دران سفر سمر او بابو و سحر گارمان
 چلاتن این اور سجا اور سجا ایک جنگل کی سیا ایک پوہ نہ کہ بیج او سنی کو ساتھ سہارنا سجا وندہ
 و راہ سیامان گرفت و گنجیں آرام نیا چون وز شد گفتش ان چہ حالت بود
 اور راہ جنگل کی پکڑی اور ایک دم بہتر آرام نہائی جن ہوا کیا میں او کو وہ کیا حالت تھا کہا
 باہلاناہ اویدم کہ نیا لش را آمدہ بود و دند از دخت کہ بکان ز کوہ و خوکان از آب ہما
 بلبلوں کے تین مکیا میں کہ بیج نادر کہیکہ آئی بیج دوسو اور پکو برین پھارسی و سید کیا
 از پیشہ اندیشہ کہ دم کہ ورت نیا شد ہمہ در بیج من غفلت کیا و ابا شد
 جنگل سے اندیشہ کیا میں کہ ورت نہ ہو و سب بیج بیج کے میں بیج غفلت کے کہاں جا رہا

چہ از پیشہ و سب
 کہ فلانی بی بیع حق مٹکے
 سات فساد کے گواہی دی
 جو کہ ساتھ مٹی کے اوکو
 نہ مٹندہ کر
 نو نیکی روشن باشن
 با بنگال بہت قص کو
 گفتن نیاید بجال
 بہ جو آہنک بطور
 بدستیم
 نو نیکی چال رہ تو
 بد اندیشہ کہ خورال
 ساتھ تقصیر کہ گناہیاد
 و طاقت جو آواز بر
 بطس کے ہو درست
 کی از دست مطرب
 رو گوشمال حکایت
 کی را از مشائخ
 چہر سید مدبرہ
 جہت
 کہ پاتہ گوی سے
 کما در گوشمال
 ایک کوشن شون سے
 پوچھا کہ اصل بات
 تصوف چیست
 گفت ازین پیش
 طائفہ بودند
 در جہان بصوت
 پر آگندہ و
 تصوف کی کیا ہے
 کہا اس کے ایک
 گروہ تھے
 بیج جہاں بیج
 ظاہر برین
 در سنی میں
 جمع و اکنون
 خلقی اند
 بظاہر جمع و
 باطن پر آگندہ
 و طوعہ جو ہر
 ساعت از کوسجا
 جمع اور ایک
 خلق جو بیج
 ظاہر کے جمع
 اور ساتھ دسکے
 پر تیان جو ہر
 ساعت تجویم
 ایک
 رو و دل بہ نہائی
 اند صفائی نہائی
 و ورت مال
 جاہست نہ سے
 و نجار
 جا و دل بیج
 تنہائی کے
 صفائی نہ دیکھ
 تو جو بنگوال
 اور مزہ بہ واد
 کیت اور سوداگر
 چو دل با خداست
 خلوت نشینی
 حکایت یاد دارم
 کہ شبی در کاروانی
 شب
 جو دل ساتھ خدا
 کے ہے خلوت کا
 بیٹھنے والا تو
 یاد کرتا ہوں
 کہ ایک آنکو
 بیج ایک غلی
 کو نام
 رفعتہ پووم و
 سحر بکنا
 ریشیہ خفتہ
 شوریدہ کہ دران
 سفر سمر او
 بابو و سحر
 گارمان
 چلاتن این
 اور سجا اور
 سجا ایک جنگل
 کی سیا ایک پوہ
 نہ کہ بیج او
 سنی کو ساتھ
 سہارنا سجا
 وندہ
 و راہ سیامان
 گرفت و گنجیں
 آرام نیا چون
 وز شد گفتش
 ان چہ حالت بود
 اور راہ جنگل
 کی پکڑی اور
 ایک دم بہتر
 آرام نہائی جن
 ہوا کیا میں
 او کو وہ کیا
 حالت تھا کہا
 باہلاناہ اویدم
 کہ نیا لش را
 آمدہ بود و دند
 از دخت کہ بکان
 ز کوہ و خوکان
 از آب ہما
 بلبلوں کے تین
 مکیا میں کہ
 بیج نادر کہیکہ
 آئی بیج دوسو
 اور پکو برین
 پھارسی و سید
 کیا
 از پیشہ اندیشہ
 کہ دم کہ ورت
 نیا شد ہمہ در
 بیج من غفلت
 کیا و ابا شد
 جنگل سے
 اندیشہ کیا میں
 کہ ورت نہ ہو
 و سب بیج بیج
 کے میں بیج
 غفلت کے کہاں
 جا رہا

تدکرتش بر چرخ بینی در خرمشست + ولی داند درین معنی که گوشت نریبل بر
 پنج دگر او کی کی جو کچک و کچک تو چشور کچک ہے ولیکن باز پنج اس منی کے گلستان میں بیضی قلم
 گلستان کی پنج خواست کہ ہر جاری بہ پیش بابت حکایت کے سزا از
 گل او کی کی پنج پر بندہ الہی کہ ہر ایک کی پنج تہیج او کے کہ ایک بان سے ایک کے تہیج
 ملوک مدحتی سپری شد و ققام مقامی اشت و صیت کو کہ بادر او ان سستین

بادشاہوں کی مدت عمر کی آخر ہر ہی اور مقام مقام نہ رکھتا نصیحت کی صبح کے وقت پہلے
 کسیکے از شیر و راید تاج شاہی بر سر و نہیہ تفویض مملکت لوی کی کند اتفاقاً
 جو کوئی کہ در و زار شہر و توایج بادشاہی کا اور ہر اس کے کے رکھو اور سوینا بادشاہی کا سادہ اور سیکے
 اول کسیکے و راید گدائی پودہ ہر عمر اور قہار و ختمہ و رقصہ دو ختمہ ارکان و ملت
 از دی اتفاق کے پہلے جو شخص کہ با کمال تہا تمام عمر اسنے نفیج کو اور گدائی کو کی کچک و رایت کو اور
 اعیان حضرت نصیحت ملک بجا آور دند و تسلیم مفتاح قلع و خزانہ کو
 سردار و گاوکی آخری کنا بادشاہ کا بھولا لائی اور سوینا کچک قانون اور خزانہ کا سادہ
 و دتی ملک نذا بھنے امرائی دولت گردن از اطاعت او پچھیدند و باو
 اور ایک مدت بادشاہی کی تو تہیج سے اسے و دت کو گردن جنگ او کی کچک پیر اور
 از ہر طرف مہناغت خاستن گرفتند و مہتا و دست لشکر آستن فی ملک
 بر طرف سے واسطے چکر اگر سیکے او سنے اور ساتھ برابر کے لشکر آستہ کرنا پکڑا جان کلام سہا و دت
 ہم برآمدند و ہر طرف بلادار قبضہ تصرف او پچھرفت و رویش ازین قہر
 غصے میں بر آئین اور سوار و شہر و قہر اختیار او کے سو گیا فقر اس حال سے خراب
 خاطر مدبر یا کی از دوستان قدیمش کہ در حالت مرویشی فرین و بود و از سفر باز
 خاور چنانہا تو انکے سون قدیم او کے سے کہ یہ حالت نفی کے پیشین و مکان مفسد سے چھوڑا
 و در چنان مرویش دیدش گفت منت خدا را و حل کہ گلستان از خار برآمد و
 اس سے ایسے قہر کہ کچک او کو کی اس سے کہ تہیج خالک مدبر کو کہ کہ گلستان کا شجر ہر

گلستان کی پنج خواست کہ ہر جاری بہ پیش بابت حکایت کے سزا از
 گل او کی کی پنج پر بندہ الہی کہ ہر ایک کی پنج تہیج او کے کہ ایک بان سے ایک کے تہیج
 ملوک مدحتی سپری شد و ققام مقامی اشت و صیت کو کہ بادر او ان سستین
 بادشاہوں کی مدت عمر کی آخر ہر ہی اور مقام مقام نہ رکھتا نصیحت کی صبح کے وقت پہلے
 کسیکے از شیر و راید تاج شاہی بر سر و نہیہ تفویض مملکت لوی کی کند اتفاقاً
 جو کوئی کہ در و زار شہر و توایج بادشاہی کا اور ہر اس کے کے رکھو اور سوینا بادشاہی کا سادہ اور سیکے
 اول کسیکے و راید گدائی پودہ ہر عمر اور قہار و ختمہ و رقصہ دو ختمہ ارکان و ملت
 از دی اتفاق کے پہلے جو شخص کہ با کمال تہا تمام عمر اسنے نفیج کو اور گدائی کو کی کچک و رایت کو اور
 اعیان حضرت نصیحت ملک بجا آور دند و تسلیم مفتاح قلع و خزانہ کو
 سردار و گاوکی آخری کنا بادشاہ کا بھولا لائی اور سوینا کچک قانون اور خزانہ کا سادہ
 و دتی ملک نذا بھنے امرائی دولت گردن از اطاعت او پچھیدند و باو
 اور ایک مدت بادشاہی کی تو تہیج سے اسے و دت کو گردن جنگ او کی کچک پیر اور
 از ہر طرف مہناغت خاستن گرفتند و مہتا و دست لشکر آستن فی ملک
 بر طرف سے واسطے چکر اگر سیکے او سنے اور ساتھ برابر کے لشکر آستہ کرنا پکڑا جان کلام سہا و دت
 ہم برآمدند و ہر طرف بلادار قبضہ تصرف او پچھرفت و رویش ازین قہر
 غصے میں بر آئین اور سوار و شہر و قہر اختیار او کے سو گیا فقر اس حال سے خراب
 خاطر مدبر یا کی از دوستان قدیمش کہ در حالت مرویشی فرین و بود و از سفر باز
 خاور چنانہا تو انکے سون قدیم او کے سے کہ یہ حالت نفی کے پیشین و مکان مفسد سے چھوڑا
 و در چنان مرویش دیدش گفت منت خدا را و حل کہ گلستان از خار برآمد و
 اس سے ایسے قہر کہ کچک او کو کی اس سے کہ تہیج خالک مدبر کو کہ کہ گلستان کا شجر ہر

گلستان کی پنج خواست کہ ہر جاری بہ پیش بابت حکایت کے سزا از
 گل او کی کی پنج پر بندہ الہی کہ ہر ایک کی پنج تہیج او کے کہ ایک بان سے ایک کے تہیج
 ملوک مدحتی سپری شد و ققام مقامی اشت و صیت کو کہ بادر او ان سستین
 بادشاہوں کی مدت عمر کی آخر ہر ہی اور مقام مقام نہ رکھتا نصیحت کی صبح کے وقت پہلے
 کسیکے از شیر و راید تاج شاہی بر سر و نہیہ تفویض مملکت لوی کی کند اتفاقاً
 جو کوئی کہ در و زار شہر و توایج بادشاہی کا اور ہر اس کے کے رکھو اور سوینا بادشاہی کا سادہ اور سیکے
 اول کسیکے و راید گدائی پودہ ہر عمر اور قہار و ختمہ و رقصہ دو ختمہ ارکان و ملت
 از دی اتفاق کے پہلے جو شخص کہ با کمال تہا تمام عمر اسنے نفیج کو اور گدائی کو کی کچک و رایت کو اور
 اعیان حضرت نصیحت ملک بجا آور دند و تسلیم مفتاح قلع و خزانہ کو
 سردار و گاوکی آخری کنا بادشاہ کا بھولا لائی اور سوینا کچک قانون اور خزانہ کا سادہ
 و دتی ملک نذا بھنے امرائی دولت گردن از اطاعت او پچھیدند و باو
 اور ایک مدت بادشاہی کی تو تہیج سے اسے و دت کو گردن جنگ او کی کچک پیر اور
 از ہر طرف مہناغت خاستن گرفتند و مہتا و دست لشکر آستن فی ملک
 بر طرف سے واسطے چکر اگر سیکے او سنے اور ساتھ برابر کے لشکر آستہ کرنا پکڑا جان کلام سہا و دت
 ہم برآمدند و ہر طرف بلادار قبضہ تصرف او پچھرفت و رویش ازین قہر
 غصے میں بر آئین اور سوار و شہر و قہر اختیار او کے سو گیا فقر اس حال سے خراب
 خاطر مدبر یا کی از دوستان قدیمش کہ در حالت مرویشی فرین و بود و از سفر باز
 خاور چنانہا تو انکے سون قدیم او کے سے کہ یہ حالت نفی کے پیشین و مکان مفسد سے چھوڑا
 و در چنان مرویش دیدش گفت منت خدا را و حل کہ گلستان از خار برآمد و
 اس سے ایسے قہر کہ کچک او کو کی اس سے کہ تہیج خالک مدبر کو کہ کہ گلستان کا شجر ہر

ربهی کرد و اقبال سعادت یوری تا بدین پیوسته ای همه آنچه در دنیا
 راه یوا کیا اور اقبال او یکنهی نے یوری نواسی که پوچھا تو تحقیق سائیکه کوفانی
 شکوفه گاه شکفت و گاه خوشیه و درخت وقت بر منبت وقت پوشید
 کلی کبی کلبه اور کبی خشک درخت ایک تنه کا ہے اور ایک تنه پہاڑ ہوا
 گفت العزیز غریم کوئی کہ جای تنبیت نیست انکہ کہ تو دیدی غم نانی و شرم
 العزیز نامہ بری سے کہی تو کہ ملک بابر کا دی کی نہیں اور نہ کہ تو کی دیکھم ایک دی کی کا کشتہ
 امروز غم جهانی شنوی اگر دنیا باشد در و مندم و گراشد بهر شس پاندم
 آج کے دن غم ایک جہاں جو دنیا نہ ہو در مندم ہوں اور جو ہو وہاں جہاں
 بلالی زنجیان آشوب نیست کہ رنج خاطر است از بہت و گرفت قطع
 کوئی بلا اس جہاں رنج زیادہ ہرے کہ رنج خاطر کی ہے اگر ہے دگر نہیں ہے
 مطلب تو انگری خواہی و جرقاعت کہ ویت نیست کہ غنی زید ہر شس پاندم
 بیت چاہ جو ویت چاہی تو سوائی قاعت کہ کہ تو ہو گرا جو ویت نہ ہو گرا
 در تو اب کنی کہ زبیر کان شنید ام بسیار صبر در ویت کہ بدل غنی و واکو
 بیج تو اب کے کہ تو کہ بزرگ و سناہی بیت منفیکانہ رنج و ویت کا ہر شس پاندم
 کند بہر گور و نہ چون پاخ باشد زوری حکایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ہر ام لیکہ رز نہ اند باون پیر سے کہ پوچھا ایک شمس
 ہر و رنج دست مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آمدی گفت باا کا تو میں نے تو نے
 ہر و رنج دست مصطفی در و ویت ہوا کہ او پیر کا اور آل و گرا اور سلام اسے نہ فرما ابابکر کہ
 تر ویت چکا یعنی ہر و میتا محبت زیادہ شد و صاحبان اللہ کہ ہر ویت
 ابابکر سے تو نے ہر ویت او تو محبت زیادہ ہو کہ او صاحبان اللہ کہ ہر ویت
 شنید ام کہ کسی ورا دست گرفته است عشق آوردہ گفت ہر سے کہ
 نہیں سناہی کہ کہ گور او کے تین دست پیر کا ہے او عشق کا کیا اس سے کہ

ہر ویت چکا یعنی ہر و میتا محبت زیادہ شد و صاحبان اللہ کہ ہر ویت
 ابابکر سے تو نے ہر ویت او تو محبت زیادہ ہو کہ او صاحبان اللہ کہ ہر ویت
 شنید ام کہ کسی ورا دست گرفته است عشق آوردہ گفت ہر سے کہ
 نہیں سناہی کہ کہ گور او کے تین دست پیر کا ہے او عشق کا کیا اس سے کہ

وہاں

وہاں

وہاں

حکایت یکی از پادشاهان عابدی پسید که عیالان داشت اوقات غیر
 ایک ز پادشاه چون ایک بد که تین پوچا که لڑکی بالی اور چور و کشتا و انت و غیر
 چون میگردد و گفت ہمیشہ سناجات و مسرور و عا و حاجات و ہمہ روز و روز
 کیونکہ گذشتہ کہ تمام رات بیخ سناجات کے اور یہ کہ فرج دعا اور عا جتوں کے اوتام و ن
 اخراجات ملک مضمون شارت عابد معلوم کشت فرمود و اوچہ کفایا و
 فرچون دنیا کر بادشاہ کر تین مضمون شاپہ مایہ کا معلوم ہوا فرمایا تو دہ روزہ او سکے کر ستر
 وارند و بار عیال ز دل و بر خیر و مضمونی اسی گرفتار پای بند عیال و
 رکین اور بوجہ لگون کا دل او سکے سو اوٹو اسی گرفتار پای بند لگون کے
 آزاد کی بنید عیال و غم فرزند و نان جائید و قوت و بازت آرد و سیر و ملک و
 آزاد کی کامت ہانہ خیال غم لگون و دروئی اور کبری اور عا و لکے ہر چکر لاسے ہر چکر لکے
 ہمہ روز اتفاق میسازم کہ شب یا جد اپدازم و شب چو عقد نماز و پیر
 تمام روز اتفاق کرتا و نہیں گذشتہ کشتا کے مضافت کو نہیں رات کو جنت نماز کی باند
 چو خورد و یاد و فرزندم حکایت یکی از تہجد ان رہیشہ زندگانی کرد
 خیال آتا ہو کہ بھوکا کباب و گچا و فرزند
 و برک ز خندان خوردی پادشاهی حکم زیارت نزدیک می گفت گفت اگر
 اور پی در خون گمانا ایک شہا ساتھ حکم زیارت کے نزدیک او کی گیا کہ اگر
 مصاحت نبی الشہر از برای تو مقامی بسازم کہ فراغ عبادت ازین
 حاصل دینا جو نوچ شہر کے وسط ہے ایک مقام بنا وین کہ فرقت عبادت کی جزا
 و ہر دو دیگر ان ہم برکات انفاش مستفید گردند و مصالح اعمال شہا اقتدا
 ہر دو اور دوسری ساتھ برکت و مومن ہمار کے فائدہ مند بودین و عا ساتھ نیک عقل ہمارے
 کنند ز اہل این سخن قبول نہاد و دریافت کی از وزیر ان گفتش پاس خاطر
 کرین ہر کہ تین بہ است قبول نہ آئے نہ ہر ایک ہا نے ہر دین سے کہا او سکے گنجائی خاطر

یہ ایک حکایت ہے
 مضافت کو نہیں
 رات کو جنت نماز کی
 باند
 چو خورد و یاد و
 فرزندم حکایت یکی
 از تہجد ان رہیشہ
 زندگانی کرد
 خیال آتا ہو کہ
 بھوکا کباب و
 گچا و فرزند
 و برک ز خندان
 خوردی پادشاهی
 حکم زیارت
 نزدیک او کی
 گیا کہ اگر
 مصاحت نبی
 الشہر از برای
 تو مقامی
 بسازم کہ
 فراغ عبادت
 ازین
 حاصل دینا
 جو نوچ شہر
 کے وسط ہے
 ایک مقام
 بنا وین کہ
 فرقت عبادت
 کی جزا
 و ہر دو
 دیگر ان
 ہم برکات
 انفاش
 مستفید
 گردند و
 مصالح
 اعمال
 شہا
 اقتدا
 ہر دو
 اور
 دوسری
 ساتھ
 برکت
 و مومن
 ہمار
 کے
 فائدہ
 مند
 بودین
 و عا
 ساتھ
 نیک
 عقل
 ہمارے
 کنند
 ز اہل
 این
 سخن
 قبول
 نہاد
 و
 دریافت
 کی
 از
 وزیر
 ان
 گفتش
 پاس
 خاطر
 کرین
 ہر
 کہ
 تین
 بہ
 است
 قبول
 نہ
 آئے
 نہ
 ہر
 ایک
 ہا
 نے
 ہر
 دین
 سے
 کہا
 او
 سکے
 گنجائی
 خاطر

ملکات رو باشد که در سده وزی بشهرائی و کیفیت مکان معلوم کنی پس
 بادشاه که در سوهر ملک دینان پنج شهر که او سه نو اور کیفیت مکان کی معلوم کر سه نو پس اگر
 صفائی وقت غزوان از صحبت اغیار که در بر باشد اختیار با او رده او
 صفائی وقت غزوان کی بین صحبت غزوان که سه کوئی پنج پوت اختیار باقی به نعل کر سه بین
 که عابد و راد و لبنا سری ملک و پیر و اختصار صفائی لکشائی وان اسکا
 که عابد پنج شهر که آیا اور خانه بلند بادشاه کا واسطی او سکے خالی کیا ایک تمام ملک کو راد و لکشائی کا کاروان
 چون بهشت شهنوی گل شریع عارض بان سنبلیشن پچورف محبوبا
 مائیت کے مکمل سنج اور کاما شد خضار مشرقون سنبلیشن او کاما شد مشرقون
 همچنان از سبب بر و مجوز شیرنا خورده طفل و این پو شهر قافین علیک
 اوس طرح و بهشت می پچله جابو که رده نه پیدائی کے کر کے نئے ایک اور زمین و پیرا کے
 جلتا اور علف با الشیخ الاخصر و آ ملک حال کنیک مایه و نئے پیش او
 گل از محلق کی بین او پیر و سنی کی اک بادشاه نو علی کی ایک شئی مایه و نئے عابد کی
 فرستاد که و منقل نیست شهر ازین مایه پاره عابد و مایه ملک صورت
 هیچ کر توفیق او کی به ایسی چاند کا گرا مایه کوفه پیرا و نرنگی سی صورت
 طار و شریک که بعد از دیدنش صورت نه بند و وجو پارسیان از سبب و همچنان
 حاکم سی ریب که جو دیکو او که سه سوته نه پیرا و وجو پارسیان از سبب و همچنان
 عقبتش خلاصی مع الجمال لطیف الاعدال و طوعه حکاک الناس و حاکم عظمی
 هیچ او سکے ایک غلام نادر جمال پاکیزه تناسب ملاک بر آدمی گرا و او کار و دوشی
 و هو ساق و نئے و کلا کینت وید و وید نش گشتی سیر همچنان که فرما
 اور ساتی بر کلا نادر و نیرین پلا به وید و دیکو او که سه سوته نه پیرا و وجو پارسیان از سبب و همچنان
 مستعد عابد و طهارت ای اندر خورون گرفت و کسوت های لطیف
 بلند و راد عابد که سه سوته نه پیرا و وجو پارسیان از سبب و همچنان

ملکات رو باشد که در سده وزی بشهرائی و کیفیت مکان معلوم کنی پس
 بادشاه که در سوهر ملک دینان پنج شهر که او سه نو اور کیفیت مکان کی معلوم کر سه نو پس اگر
 صفائی وقت غزوان از صحبت اغیار که در بر باشد اختیار با او رده او
 صفائی وقت غزوان کی بین صحبت غزوان که سه کوئی پنج پوت اختیار باقی به نعل کر سه بین
 که عابد و راد و لبنا سری ملک و پیر و اختصار صفائی لکشائی وان اسکا
 که عابد پنج شهر که آیا اور خانه بلند بادشاه کا واسطی او سکے خالی کیا ایک تمام ملک کو راد و لکشائی کا کاروان
 چون بهشت شهنوی گل شریع عارض بان سنبلیشن پچورف محبوبا
 مائیت کے مکمل سنج اور کاما شد خضار مشرقون سنبلیشن او کاما شد مشرقون
 همچنان از سبب بر و مجوز شیرنا خورده طفل و این پو شهر قافین علیک
 اوس طرح و بهشت می پچله جابو که رده نه پیدائی کے کر کے نئے ایک اور زمین و پیرا کے
 جلتا اور علف با الشیخ الاخصر و آ ملک حال کنیک مایه و نئے پیش او
 گل از محلق کی بین او پیر و سنی کی اک بادشاه نو علی کی ایک شئی مایه و نئے عابد کی
 فرستاد که و منقل نیست شهر ازین مایه پاره عابد و مایه ملک صورت
 هیچ کر توفیق او کی به ایسی چاند کا گرا مایه کوفه پیرا و نرنگی سی صورت
 طار و شریک که بعد از دیدنش صورت نه بند و وجو پارسیان از سبب و همچنان
 حاکم سی ریب که جو دیکو او که سه سوته نه پیرا و وجو پارسیان از سبب و همچنان
 عقبتش خلاصی مع الجمال لطیف الاعدال و طوعه حکاک الناس و حاکم عظمی
 هیچ او سکے ایک غلام نادر جمال پاکیزه تناسب ملاک بر آدمی گرا و او کار و دوشی
 و هو ساق و نئے و کلا کینت وید و وید نش گشتی سیر همچنان که فرما
 اور ساتی بر کلا نادر و نیرین پلا به وید و دیکو او که سه سوته نه پیرا و وجو پارسیان از سبب و همچنان
 مستعد عابد و طهارت ای اندر خورون گرفت و کسوت های لطیف
 بلند و راد عابد که سه سوته نه پیرا و وجو پارسیان از سبب و همچنان

ملکات رو باشد که در سده وزی بشهرائی و کیفیت مکان معلوم کنی پس
 بادشاه که در سوهر ملک دینان پنج شهر که او سه نو اور کیفیت مکان کی معلوم کر سه نو پس اگر
 صفائی وقت غزوان از صحبت اغیار که در بر باشد اختیار با او رده او
 صفائی وقت غزوان کی بین صحبت غزوان که سه کوئی پنج پوت اختیار باقی به نعل کر سه بین
 که عابد و راد و لبنا سری ملک و پیر و اختصار صفائی لکشائی وان اسکا
 که عابد پنج شهر که آیا اور خانه بلند بادشاه کا واسطی او سکے خالی کیا ایک تمام ملک کو راد و لکشائی کا کاروان
 چون بهشت شهنوی گل شریع عارض بان سنبلیشن پچورف محبوبا
 مائیت کے مکمل سنج اور کاما شد خضار مشرقون سنبلیشن او کاما شد مشرقون
 همچنان از سبب بر و مجوز شیرنا خورده طفل و این پو شهر قافین علیک
 اوس طرح و بهشت می پچله جابو که رده نه پیدائی کے کر کے نئے ایک اور زمین و پیرا کے
 جلتا اور علف با الشیخ الاخصر و آ ملک حال کنیک مایه و نئے پیش او
 گل از محلق کی بین او پیر و سنی کی اک بادشاه نو علی کی ایک شئی مایه و نئے عابد کی
 فرستاد که و منقل نیست شهر ازین مایه پاره عابد و مایه ملک صورت
 هیچ کر توفیق او کی به ایسی چاند کا گرا مایه کوفه پیرا و نرنگی سی صورت
 طار و شریک که بعد از دیدنش صورت نه بند و وجو پارسیان از سبب و همچنان
 حاکم سی ریب که جو دیکو او که سه سوته نه پیرا و وجو پارسیان از سبب و همچنان
 عقبتش خلاصی مع الجمال لطیف الاعدال و طوعه حکاک الناس و حاکم عظمی
 هیچ او سکے ایک غلام نادر جمال پاکیزه تناسب ملاک بر آدمی گرا و او کار و دوشی
 و هو ساق و نئے و کلا کینت وید و وید نش گشتی سیر همچنان که فرما
 اور ساتی بر کلا نادر و نیرین پلا به وید و دیکو او که سه سوته نه پیرا و وجو پارسیان از سبب و همچنان
 مستعد عابد و طهارت ای اندر خورون گرفت و کسوت های لطیف
 بلند و راد عابد که سه سوته نه پیرا و وجو پارسیان از سبب و همچنان

[illegible]

ایچکایت شنو کہ در بغداد
 یربان سن کہچہ نذرین ادا کے
 گفت با پڑوہ از طریق عتاب
 کہما سادہ دخی راہ غیسے سے
 من خدمت مری نیا سودم
 خیریت سی اکنم منہیں مجہ ہوا میں
 نہ بیایان باو گرد و غبار
 یہ جنگل اور ہوا اور گرد و غبار
 تو بر بندگان مہ روئے
 تو پاس غلامن خواجہ ہشت کی ہے تو
 بسفر پای بند و سر کروان
 بچ سفر کی مقید اور سر گوان
 ہر کہ پیوہہ گردن افرار و
 جو کئی کہ پیوہہ گردن بلند کہ ہے

لاریٹ پرودہ راضی و فاضل
 چندی اور پردہ کی تین سیلاب
 درون تو بہر دو خواص شائیم
 این نور نوران ملک و ملک
 گاہ و گاہ و گاہ و گاہ
 دوت بونیت چ سفکی ہما ہمن
 قدم سبجی شست
 قدم میراج کشش کے آگے
 باغ امان یاسمن جو
 سادہ غلامن حبلی کی بوکی ہی تو
 گفت من سیر شاہان ارم
 کاسین اور چوکت و کوہ پزیر
 خوشنشین باکرون اندازو
 اپنی تین گون کی ہل کراد

ریاست از گدازہ فرج رحمت
 جندی فی گدازہ فرج رحمت
 بندہ بارگاہ سلطانی
 خادم درگاہ بادشاہ کے
 نوین سرخ از مودہ نہ حصار
 فنی سرخ از مودہ نہ قلعہ
 پس چرا رحمت تو بدست
 پس سرخ از مودہ نہ حصار
 من فتادہ بدست کرد
 میں پیرایہ از مودہ نہ حصار
 نہ جو سر آسمان دارم
 نہ چین تری سرور آسمان
 حکایت کی از صاحب
 ایک نے صاحب دین سے

نرو بختی نامی را دیدیم برآمده و کت بردان افتادند گفت این اچھا گفت گفتند
 ای پادشاه من کیان غصه من کیا بود و کت او بر من کی افتاد و کت کیان حال است که
 سلطان ششام و او ش گفت این فرومایه هزار من سنگ بر میدارد و طاقت ستمی
 فلانی کالی دی چه بود که کیا کیستند / هرزمن کا تهر او شاسه ادا لاف یکا بکنه
 نمی آرد و قوطی لاث شیر خکی و دعوی مردی بکنار حاجز نفس فرومایه چه مردی چه ز
 زیاده گوئی ز بر بستی آورد و مردی که نامرد و کاجوڑ عاجز نفس کینه کیا مرد چه کیا عورت
 گرت از دست برآید و پی شیرین کن مردی آن نیست که ششی بفرنی برد و نه
 جزیری از دست هر سکه کوفی غنه میشمارد / مردی چنین که ایک گونسا ماری نوا و پر فتنه کسی گونسا

[illegible]

مستان برم
قطر اگر خود پر و پیشانی پل نہ مروست آنکہ در وی مردی نیست بنی آدم
اگر نصیب کبھی پیشانی بختری نامزدی وہ کہ بچ او سکے مروت نہیں ہے اولاد آدم کی
مرثت از خاک دارند اگر خاکی نباشد آدمی نیست حکایت بزرگی را پریم
خیز خاک سے رکتے ہیں جو خاکساری ننگری آدمی نہیں ہے ایک بزرگ کی زبان پر جانا
از سیرت اخوان صفا گفت کینہ آنکہ مرا خاطر پا یان بر مصالح خویش مقدم
فصلت بیابن صفائی سے کہ کسی گزین وہ بات پر کہ قصہ خاطر با رون کا اور مصطفون اپنی کے متوجہ ہوں گے
حکا گفته اند بہادر کہ در بند خویش است نہ بہادر دست و نہ خویش است مرد
علی حیدر علی کامیابی کی طرح فکرا نی کے ہے نہ بجائی ہے اور نہ اپنا ہے

همره اگر کتاب کند بهره تو نیست - دل در کسی میند که دلست تو نیست - هر دو چون
 مایه جو جلدی که سه برادر تیر زمین است - دل پنج او یکی است با دو کلان نه تیر زمین است - هر دو
 بنود خویش را دیانت و تقوی قطع رحم بهتر از مودت قربی - پیاد و ارم کی
 نرفتا بنه زمین و بنداری او پیرنگاری - قطع کرنا زباجا بریده دوستی میوزدگی - یاد و گستاخین کی
 مدعی درین بیت بر قول من اعتراض کرده بود و گفته که حق تعالی و کتاب
 روی این پنج اس بیت که او بر قول بزرگی مصلحه کنان او - کما که حق تعالی سزایم کتاب
 مجید از قطع رحم نمی کرده است و بگوید فدای قربی فرموده و آنچه تو گفتی منافع فضل
 پاک کی قطع کرد قربت می منع کیابی او رساند قربت دوستی صاحب قربت کفر یا با او جریه نونی که ضلالت داده
 گفتم و از آن جا که علی نشر اف بی کالکس لاف به علم و فاد تعلیم هم
 که اسیر او اگر گشتن کین بری متین او بر اسباب کی دوشگر گری نوسان بری جکی بخانه پیشش پیش مان کنان او کما
 میست هزار خویش که بی گانه از خدا باشد - فدای یک تن سگانه کاشنا باشد
 هزار کشته و ده نگو که بی گانه خدا هستی - فصدق ایک تن بی گانه که گشتنا بود

حکایت منطوم پیر روی لطیف در بناد + دختر کا کشف و زمی و او
 ایک پیر خوش طبع نے بیچ بناد کا جھوٹی لڑکی کی تھیں ایک جونی و ایک کونوا

ویکر برابریم و بقیامت بهتر انشاء الله تعالی منعمی اگر کشور خدای کامرست
 اور سلاطین کی برابریم اوج قیامت کے بہتر اگر چاہا خدا ترستے
 و اگر درویش خاتمہ ناکست۔ دران ساعت کہ خواہند این آن مرد و نخواستہ انداز
 او را که غیر جانمند روی کا ہے۔ پھر اوست کی کہ چاہیند بہ اور مرد منور
 جہان پیش از نفس برد و چو رخت از ملکست بر لبست خدای۔ کلامی بہتر است پادشا
 جہان کے دیدار غیر سببنا جو سبب پادشاہی کا باندہا چاہے تو
 طریقت ظاہر و روشنی جامعہ رندست و موی شروہ و حقیقت ان دل زندہ
 ظاہر فقری کا جاگر گئی کا ہے اور بال مندی ہوئی اور حقیقت او کی دل جتنا
 و نفس مردہ قطع نہ آنکہ بر دروئی نشیند از خلقی و اگر خلاف کنندش بیک
 اور نفس مردہ
 نہ وہ کہ او پروردگار دیکھتی شیخ خلق سے اگر چہ ان کے واسطے لڑائی کہ
 بر خیر و کہ گز کوہ فرو غلطہ آسیاسی نہ عارفست کہ از راہ سنگ بر خیر و طریقت
 اوستے کہ چو چار پنچہ پہلی ایکس منور نہ عارف ہی کہ او بہرے اوستے رستہ
 طریق درویشان گزشت و شکر و خدمت و طاعت و ایثار و قناعت و توحید
 فقری کی ذکر کا خدا کا ہی اور شکر اور خدمت اور بندگی خدا کی اور عزت کرتا وہ کم نہیں رہتا
 و توکل و تسلیم و تحمل ہر کہ پہنچت کہ گھم مصروف حقیقت درویشست اگر
 اور نگاہ مکننا اسی پر اور نسا اور برادر کوئی تامل نہ کرے کہ گمان ہے تو یہ کیا پہنچت کے فقیر ہے اور اگر
 در قیامت آتا ہر نہ کہ وہی نماز ہو اپرست ہو سنا کہ روز باشت آتہ در بندہ شہت
 یہ قبا ہے لیکن بیوہ پر خدای نماز اور شہوت پرست اور جس کو دنیا کا لذت کی چیز مانع لاوی پانچ روز ہر
 و شہما روز گز در خواب غفلت و بخور و ہر چہ در میان آید و جو بد ہر چہ ہر زبان
 ہر آنکو دیکھت خواب غفلت کی ہر آنکو دیکھت کہ چاہے آدے ہر آنکو دیکھت کہ چاہے آدے ہر آنکو دیکھت کہ چاہے آدے
 آید رندست و اگر در عبادت و طہارت و روضت بر بہرہ از تقویٰ کہ ہر چہ در میان آید و جو بد ہر چہ ہر زبان
 آوی رہے اور جو پنچ گندی کی ہے اسی دل تیرا نکاہیز نگری سے کہ یہاں ہر چہ کہ گندی کی ہے

[illegible]

[The page contains dense handwritten Persian script, likely from a manuscript related to the subject matter indicated by the title above.]

ہر چہ از روئے کیمت خواستی - ورنہ از روی و از جان کا منی - و صلیمان
 کو کہ کینہ سے سنا ہے کہ نگارنی پہن کی ہوا اور جان سے گستاخو - او کہوں نے
 گفتہ اند کہ حیات فروشنہ فی الشل باسرومی وانا خرو کہ مروی جلالت از زندگانی
 کہا ہے - ورنہ گانی چھین کی رت میں سنا ہے کہ دانا فروید کی کہ سنا ہے ساری کہ ہر زندگانی
 ہر لذت شکر خطل خوری از دست فروختی - بہ از شیرینی از دست فروش
 سادہ گلی کی - جہان دان کہادی تو - فروختی کی سے - بہر شانی اند کہے منہ کی سے
 کہ کیا پست کی از سنا از رند - سنا روشت - کہ کہت اند کہ کی از زندگان
 کیا حال کی کہ نال بہت رکنا تھا اور در زینہ سورا - ایک کی تین بچوں کو کہ اعتبار
 ہو و گشت روی از وقوع اور ہم کشید و تعریف سوال از اہل ادب نظرش میں
 تھا - کہ اندام اس کی سے غصہ میں کینچا اور کی گنا سوال کا اہل ادب سے رنج نظر اس کی کہ آیا
 قطع رنجت روی ترش کہ وہ پیش پاد عزیزہ مرو کہ عیش بر فزینہ گروان -
 نصیب نہ کہے کیے ہوں سے رگہ وار عزیز کے مت جا کہ زندگانی اور اس کی ہی ہو کہے تو
 بحاجتیکہ روی تازہ رو و خندان رو - فروتنہ بند و کار کشادہ پیشانی یہ وہ
 اس طرح بات کی کہ جانی تازہ منہ از منہ تاجا بنین ہوا - کام کشادہ پیشانی کا کہتے ہیں کہ
 کہ اندکی در وظیفہ از ریادت کہ دو لب یار از ارادت کم دانشمند چون پس
 نظر از روئے او کی کی زیادہ کی اور بہت خواہش سے کہ عالم نے
 چند روزہ صورت محمود بہر قرار نہ میر گشت شمع روشن المطالعہ جین اللہ کی
 چہ روز کی کہ ہی تولی کی ہونی رفرار نہ کی - کہ بہترین کی بکارت دولت کی حاصل کی تو اس
 لفظ ہر چشم سب کو القدر ہر شخص فرو نامہ افند و و آبرویم کاست -
 اندکی بہ ہونی سب اور نہ بہت - رتی میری زیادہ کی اور آبرو میری گستاخو
 بینائی و از نال شواست کاست - ویشی را خروشی پیش آمدی
 کہ تیر کی تین یک مدت الی الی سنی کی

خطل از روئے کیمت خواستی - ورنہ از روی و از جان کا منی - و صلیمان
 کو کہ کینہ سے سنا ہے کہ نگارنی پہن کی ہوا اور جان سے گستاخو - او کہوں نے
 گفتہ اند کہ حیات فروشنہ فی الشل باسرومی وانا خرو کہ مروی جلالت از زندگانی
 کہا ہے - ورنہ گانی چھین کی رت میں سنا ہے کہ دانا فروید کی کہ سنا ہے ساری کہ ہر زندگانی
 ہر لذت شکر خطل خوری از دست فروختی - بہ از شیرینی از دست فروش
 سادہ گلی کی - جہان دان کہادی تو - فروختی کی سے - بہر شانی اند کہے منہ کی سے
 کہ کیا پست کی از سنا از رند - سنا روشت - کہ کہت اند کہ کی از زندگان
 کیا حال کی کہ نال بہت رکنا تھا اور در زینہ سورا - ایک کی تین بچوں کو کہ اعتبار
 ہو و گشت روی از وقوع اور ہم کشید و تعریف سوال از اہل ادب نظرش میں
 تھا - کہ اندام اس کی سے غصہ میں کینچا اور کی گنا سوال کا اہل ادب سے رنج نظر اس کی کہ آیا
 قطع رنجت روی ترش کہ وہ پیش پاد عزیزہ مرو کہ عیش بر فزینہ گروان -
 نصیب نہ کہے کیے ہوں سے رگہ وار عزیز کے مت جا کہ زندگانی اور اس کی ہی ہو کہے تو
 بحاجتیکہ روی تازہ رو و خندان رو - فروتنہ بند و کار کشادہ پیشانی یہ وہ
 اس طرح بات کی کہ جانی تازہ منہ از منہ تاجا بنین ہوا - کام کشادہ پیشانی کا کہتے ہیں کہ
 کہ اندکی در وظیفہ از ریادت کہ دو لب یار از ارادت کم دانشمند چون پس
 نظر از روئے او کی کی زیادہ کی اور بہت خواہش سے کہ عالم نے
 چند روزہ صورت محمود بہر قرار نہ میر گشت شمع روشن المطالعہ جین اللہ کی
 چہ روز کی کہ ہی تولی کی ہونی رفرار نہ کی - کہ بہترین کی بکارت دولت کی حاصل کی تو اس
 لفظ ہر چشم سب کو القدر ہر شخص فرو نامہ افند و و آبرویم کاست -
 اندکی بہ ہونی سب اور نہ بہت - رتی میری زیادہ کی اور آبرو میری گستاخو
 بینائی و از نال شواست کاست - ویشی را خروشی پیش آمدی
 کہ تیر کی تین یک مدت الی الی سنی کی

بسیار باشد و می گویند حرواری سحر از سحر باشد این نخست را بدست می راد اگر سحر باشد
از سحر می گوی یک گوسفند اگر سحر باشد از سحر می گوی یک گوسفند اگر سحر باشد از سحر می گوی یک گوسفند

خدا باشد چو فیض بادش آب زیر قادی بر پشت چندین شخصیکه طوف از نعمت
کب تک سر آمد منزل نبیادگی در بالی بچہ اور آدمی اور پشیر کے ایک ایسا شخص کہ ایک نور انوریت
اوشنیدی درین سال نعمت بیکران داشت تنگستان را سیم وزر و آدمی و مسلمان
او کی سنا تونی چ اس سال کی نعمت بہت رکشتا تنگستان کی تیس چاندی اور نہادہ اور فرنگی

استغفرہ ہمارے گروہی درویشان از جو رفاقت ریبہ بودند آہنگ
دشمنان رکشا ایک گروہ فقیر کاظم خانہ سے بیچ ملاکت کی کہو چاہتا
نقص

دعوت او کروند و مشورت بمن آوردند سراز موافقت باز زدیم گفتیم قطعه خود
دعوت او کی کا کلا از مشورت مستغیر لائے موافقت سے پیرامین اور کما حقہ نہیں کما حقہ

شیریں خوردہ سات کز سبھی میرواندر غارتین چایلی و کر سنی بنہ دوست پیش سفلی
شیریں خوردہ سات کز سبھی میرواندر غارتین چایلی و کر سنی بنہ دوست پیش سفلی

ملک فریدون خود محبت و ملک بی نهر را بهیچا مستر بر سر نشان سجده نیاورد
ست رکبه جوهره من جموی سلطان است ملک بی نهر کی نبیند سار پیر آدمی کی است شاکر بر سر نشان سجده نیاورد

لا جبر و ملاست بر دل و اجزایست نام طمانی را الفت از خود بزرگ همیت
لا جبر و ملاست بر دل و اجزایست نام طمانی را الفت از خود بزرگ همیت

و جهان ویدیه یا سیدیه لفت بی روری بل سر فرمان زده بودم ملای

راہیں جو تھیں ان کی جگہ پر آج بھی وہی سڑکیں ہیں جو تھیں ان کی جگہ پر آج بھی وہی سڑکیں ہیں

کما سبب او کہ چونکہ مسافرا جانہ کی گیسٹری خیر رہا تاہم فرک یک خلق او پر ہوتا خواجہ کی کمرج آئی ہیں کیا

[illegible]

[illegible]

گفت گوگرد پاشی خواهم بردن چنین که شنیدم که فیمینی عظیم دارد و کاچنی
 کما گندیک فارس کی چاهونین بمانا پنج چین کے کہ سنابین کہ قنبت بڑی رکنتی ہے اور ہنوز
 پروم ارم و دیبای روی بہند و پولاد ہندی بجلت آگجینہ جلپی ہمیں برد
 پنج روم کے لاؤنیں اور کپڑی روم کے پنج ہندی اور فولاد ہند کا پنج شہر کے آویں ہند کا پنج ہند کا پنج
 بانی بسیارش از ان پس ترک سفر کنم و بدکانی نشینم انصاف ازین جا
 بن کی پنج فارس کے اوسے پیچہ چوڑا مسفر کا کہ زمین اور پنج ایک کان کہ پندونین انصاف اس لہجہ لیا
 چند ان فرو گفت کہ پیش طاقت گفتنش نہ اند گفت اسی سعدی تو ہم کی
 کز بارہ طاقت کہنے کی اوسکو زہر ہے کہا اسے سعدی نوی ایک بات
 بگوئی از ان ہا کہ دیدہ و شنیدہ گفتم قطعہ آن شنیدستی کہ در صحرائ غور
 کہ اون بانوں سو کہ دیکھا ہونی یا سنی ہونی کہا لین وہ مناسب تو نے کہ پنج جنگل غور کے
 بار سالاری بہ قنادار شور گفت چشم تنگ نیا دار را با قناعت
 اسباب یک سردا کا کہ گدی سے کہا آنکہ یعنی نیا دار کے تین با قناعت
 پر کند یا خاک گو حکایت مالدار کی شنیدم کہ بخیال نذر چنان معر
 برتی سے یا خاک فیر کی ایک لدار کے تین سنابین کے کہ پنج بخیل کے ابا مسفر
 بود کہ حاکم طائی در کرم ظاہر حالش نہمت نیا راستہ جست نفس
 تھا کہ حاکم طائی پنج بخشش کے ظاہر حال اوسکا نعمت دنیا سے آراستہ اور کہنوسی ذات کی
 جبے بچیان و روی شگن تا بجائی رسید کہ نانی از دست بچانی ندا
 ایسی پنج اوسکے قرار کئی والی ناس جگہ تک پہنچو کہ ایک مٹی کو ہاتھ سے عوض کیا کہنا
 و گریہ ابو ہریرہ را بقمر خواستی و سگ صاحب گفت را استخوانی میداد
 اور بی ابو ہریرہ کی تین سارہ ایک مٹی کی سوزن کا اور کئی اما کہن کی تین ایک مٹی کی سوزن
 فی الجملہ خانہ اور اکس مذہبی در کشادہ و مسفرہ اور اسبیت در لوش بخیل
 حاصل کلام کہ اوسکے کہ گنج مذہبنا در واندہ کو اور ستر خوان اور کی کے تین کھلا ہوا مسفرہ اور بی

کتابخانه
 کما گندیک فارس کی چاهونین بمانا پنج چین کے کہ سنابین کہ قنبت بڑی رکنتی ہے اور ہنوز
 پروم ارم و دیبای روی بہند و پولاد ہندی بجلت آگجینہ جلپی ہمیں برد
 پنج روم کے لاؤنیں اور کپڑی روم کے پنج ہندی اور فولاد ہند کا پنج شہر کے آویں ہند کا پنج ہند کا پنج
 بانی بسیارش از ان پس ترک سفر کنم و بدکانی نشینم انصاف ازین جا
 بن کی پنج فارس کے اوسے پیچہ چوڑا مسفر کا کہ زمین اور پنج ایک کان کہ پندونین انصاف اس لہجہ لیا
 چند ان فرو گفت کہ پیش طاقت گفتنش نہ اند گفت اسی سعدی تو ہم کی
 کز بارہ طاقت کہنے کی اوسکو زہر ہے کہا اسے سعدی نوی ایک بات
 بگوئی از ان ہا کہ دیدہ و شنیدہ گفتم قطعہ آن شنیدستی کہ در صحرائ غور
 کہ اون بانوں سو کہ دیکھا ہونی یا سنی ہونی کہا لین وہ مناسب تو نے کہ پنج جنگل غور کے
 بار سالاری بہ قنادار شور گفت چشم تنگ نیا دار را با قناعت
 اسباب یک سردا کا کہ گدی سے کہا آنکہ یعنی نیا دار کے تین با قناعت
 پر کند یا خاک گو حکایت مالدار کی شنیدم کہ بخیال نذر چنان معر
 برتی سے یا خاک فیر کی ایک لدار کے تین سنابین کے کہ پنج بخیل کے ابا مسفر
 بود کہ حاکم طائی در کرم ظاہر حالش نہمت نیا راستہ جست نفس
 تھا کہ حاکم طائی پنج بخشش کے ظاہر حال اوسکا نعمت دنیا سے آراستہ اور کہنوسی ذات کی
 جبے بچیان و روی شگن تا بجائی رسید کہ نانی از دست بچانی ندا
 ایسی پنج اوسکے قرار کئی والی ناس جگہ تک پہنچو کہ ایک مٹی کو ہاتھ سے عوض کیا کہنا
 و گریہ ابو ہریرہ را بقمر خواستی و سگ صاحب گفت را استخوانی میداد
 اور بی ابو ہریرہ کی تین سارہ ایک مٹی کی سوزن کا اور کئی اما کہن کی تین ایک مٹی کی سوزن
 فی الجملہ خانہ اور اکس مذہبی در کشادہ و مسفرہ اور اسبیت در لوش بخیل
 حاصل کلام کہ اوسکے کہ گنج مذہبنا در واندہ کو اور ستر خوان اور کی کے تین کھلا ہوا مسفرہ اور بی

کجترین تنو است تنو می جو آید ز بی دشمن جانستان به بند و احسان
 بسا که ز کسا جو آید پیر سر دشمن جان نیست والا باندی موت بانون

دوان، دران، مکر، دشمن، پانی، سید، کمان، کیانی، نیایش، حاکمیت

دو تیر الا که بیخ او برین دم که درین جلد برینجا
 ابدی دیدم سینه جلعوتی خنجر بر و مرکب نازی دزیر و بی مصری کسر
 ایک من که تین که اینجی موی ایک خلعت نهی بیج بدن که او که گدازانازی نجر او را یک در و در که گداز
 چگونہ می بینی این بیای معلم برین جیلون لا ایلا گفته شمع قد شایه یا نور
 ای که گداز که گداز تو که گداز او را در اس جوان حال که گداز

چو در شمع اشیدی بینش قطعه شو این که نگردد گری چون نبرد

چون شکر کو تجھ پر کیا توئی چون مست ہو
مست ہو مگر کہ نگہ دل ہو کہ تو جو ملتا ہے

ولی اینک بهشت بار حصار فرنگی و در حصار ساسانی، خدا را می‌پسند

کے لئے جو کہ اس کے لئے ہے۔

کسی کیسے پر پیرا کی سہولت کا ماحول فراہم کرے اور سرمایہ داری پر

[illegible][illegible]

از دست بیدار شد و دیگر بر کنار افتاد و از این سخن می اندوید و برگشت و رخسار

واللہ اعلم بالصواب

خود گرفت هیچ گاه این آید و آن اندکی فوت یافت و بسیار این دو تیر

کسا نیکو اور بڑا انسان کی تعلیم ان کی تربیت پر ہی قوت پائی۔ سہریچ جھل کی کہ اور جاننا نہیں سکتا۔

و بیاطاف تشبیر چاه رسید قوبر و ادامه تشریف آفرینی می نماید

[illegible]

جوان البیہوشی ہو کر اس کی چوٹی پر بیٹھ گیا۔

که در نخستین خبر از او گوشت مردان غلامی که در میان او خردش مجروح

کہ میں نے تو انہیں کھنکھن کر سنے نہیں سنا

بشیر جو پند نیریز دل را با بزمه کو وصلایت که اوست، سو گمان از چو لودنهار

میں نے اپنے ہاتھ کی تین باوجود تمام حربوں اور دیکھ کر وہی چنیدہ کی تین جو وہ

زبان ابد را میبویست بیکم حضرت دیگر کاروان فدا و بر سنبل است

[illegible][illegible]

در بر گفت لا اله الا الله بر قدم بر قطعه بر گز این زیارت ششم + نابدانم نم
 جری گیا کسانین قسم خدای سانی یگیا هرگز چون سانی سوز نیبیا این جیبه جابجا بوی
 حادث اوست زخم دندان دشمنان نیز است که نمای چشم مردم دوست
 خاوی سب زخم دانت دشمنان کاتری که کسلانی بچ ننگه دیون کے دست
 چه اند که اگر انیم از جمله زده است بویاری و میان تا تعبیه شده با وقت صحت
 کیا جانی بر نم که بی سب جریک بر سانه عید کی در میان ساری پوشیده بود و بچ وقت رفت
 یاران را بفرستند مصلحت آن نیم که این خفته را بگذاردیم و رخت برداریم چون
 یارانی تیر تیر کردی صفت ه بکتا برین بین که حاصل اس سکه برین چو برین بر او سبک او را
 پند پیوسته او را دوستی ازشت زن دل گرفتند و رخت برداشتند و جوا
 نصبت بیکدیگر داشت آن دو را یک بخت نند بی بچ دل گرفتگی و سبک او را و چنان کتین
 خفته بیکدیگر نشاند که خرافت که آفتابش رگفت نافست سیر و کاروان رفت
 سیرا چو سیرا او سرفه زنی که آفتاب مسکه تو سب بر چو کاسه او شایا قانگیا
 دید چو پاره بسی بگردیده بجای تهر و تشنه و بیواری بر خاک دل سبک پاک
 و کیا پاره جت بر راه مسکانه ز لگیا او پیا و نند و تشنه بود پاک و کی بلی او را
 سواره میگفت شاهر من دایم شای و سرفه العیش و ماله العیش و سرفه
 کسی بوی گشتا کون می شای که بان کوی سیر تیر چنانکه ارش بی سار بوی تیر و سوار
 القایب اینست و دشتی کند بر غریبان کسی که نا بوده باشد بر سب
 سافری درست سخی کوی و سافری ده شخص کونو پیچ سافری میگفت
 سبکسری این سخن بود که با دشتی سیری و سیرا تشکی بان و سافری بود و سارا
 غریب و اجانب که سارا که با دشتی او را سارا تشکی بان و سافری بود و سارا
 شش اینست و دشتی سیری و سیرا تشکی بان و سافری بود و سارا
 سارا تشکی بان و سافری بود و سارا تشکی بان و سافری بود و سارا تشکی بان و سافری بود

در بر گفت لا اله الا الله بر قدم بر قطعه بر گز این زیارت ششم + نابدانم نم
 جری گیا کسانین قسم خدای سانی یگیا هرگز چون سانی سوز نیبیا این جیبه جابجا بوی
 حادث اوست زخم دندان دشمنان نیز است که نمای چشم مردم دوست
 خاوی سب زخم دانت دشمنان کاتری که کسلانی بچ ننگه دیون کے دست
 چه اند که اگر انیم از جمله زده است بویاری و میان تا تعبیه شده با وقت صحت
 کیا جانی بر نم که بی سب جریک بر سانه عید کی در میان ساری پوشیده بود و بچ وقت رفت
 یاران را بفرستند مصلحت آن نیم که این خفته را بگذاردیم و رخت برداریم چون
 یارانی تیر تیر کردی صفت ه بکتا برین بین که حاصل اس سکه برین چو برین بر او سبک او را
 پند پیوسته او را دوستی ازشت زن دل گرفتند و رخت برداشتند و جوا
 نصبت بیکدیگر داشت آن دو را یک بخت نند بی بچ دل گرفتگی و سبک او را و چنان کتین
 خفته بیکدیگر نشاند که خرافت که آفتابش رگفت نافست سیر و کاروان رفت
 سیرا چو سیرا او سرفه زنی که آفتاب مسکه تو سب بر چو کاسه او شایا قانگیا
 دید چو پاره بسی بگردیده بجای تهر و تشنه و بیواری بر خاک دل سبک پاک
 و کیا پاره جت بر راه مسکانه ز لگیا او پیا و نند و تشنه بود پاک و کی بلی او را
 سواره میگفت شاهر من دایم شای و سرفه العیش و ماله العیش و سرفه
 کسی بوی گشتا کون می شای که بان کوی سیر تیر چنانکه ارش بی سار بوی تیر و سوار
 القایب اینست و دشتی کند بر غریبان کسی که نا بوده باشد بر سب
 سافری درست سخی کوی و سافری ده شخص کونو پیچ سافری میگفت
 سبکسری این سخن بود که با دشتی سیری و سیرا تشکی بان و سافری بود و سارا
 غریب و اجانب که سارا که با دشتی او را سارا تشکی بان و سافری بود و سارا
 شش اینست و دشتی سیری و سیرا تشکی بان و سافری بود و سارا تشکی بان و سافری بود

در بر گفت لا اله الا الله بر قدم بر قطعه بر گز این زیارت ششم + نابدانم نم
 جری گیا کسانین قسم خدای سانی یگیا هرگز چون سانی سوز نیبیا این جیبه جابجا بوی
 حادث اوست زخم دندان دشمنان نیز است که نمای چشم مردم دوست
 خاوی سب زخم دانت دشمنان کاتری که کسلانی بچ ننگه دیون کے دست
 چه اند که اگر انیم از جمله زده است بویاری و میان تا تعبیه شده با وقت صحت
 کیا جانی بر نم که بی سب جریک بر سانه عید کی در میان ساری پوشیده بود و بچ وقت رفت
 یاران را بفرستند مصلحت آن نیم که این خفته را بگذاردیم و رخت برداریم چون
 یارانی تیر تیر کردی صفت ه بکتا برین بین که حاصل اس سکه برین چو برین بر او سبک او را
 پند پیوسته او را دوستی ازشت زن دل گرفتند و رخت برداشتند و جوا
 نصبت بیکدیگر داشت آن دو را یک بخت نند بی بچ دل گرفتگی و سبک او را و چنان کتین
 خفته بیکدیگر نشاند که خرافت که آفتابش رگفت نافست سیر و کاروان رفت
 سیرا چو سیرا او سرفه زنی که آفتاب مسکه تو سب بر چو کاسه او شایا قانگیا
 دید چو پاره بسی بگردیده بجای تهر و تشنه و بیواری بر خاک دل سبک پاک
 و کیا پاره جت بر راه مسکانه ز لگیا او پیا و نند و تشنه بود پاک و کی بلی او را
 سواره میگفت شاهر من دایم شای و سرفه العیش و ماله العیش و سرفه
 کسی بوی گشتا کون می شای که بان کوی سیر تیر چنانکه ارش بی سار بوی تیر و سوار
 القایب اینست و دشتی کند بر غریبان کسی که نا بوده باشد بر سب
 سافری درست سخی کوی و سافری ده شخص کونو پیچ سافری میگفت
 سبکسری این سخن بود که با دشتی سیری و سیرا تشکی بان و سافری بود و سارا
 غریب و اجانب که سارا که با دشتی او را سارا تشکی بان و سافری بود و سارا
 شش اینست و دشتی سیری و سیرا تشکی بان و سافری بود و سارا تشکی بان و سافری بود

گفتن آن جناب
 نخستین بر جای جان و قطع که بود که حکیم روشن ای + بر نیاید درست بدست
 بپیدا و به حکیم کے ہے کہ بپیدا حکیم روشن عقل سے نہیں آتی ہی رست ایک
 گاہه باشد که کوک نادان + بعلط بر دین زبانی حرکات روشنی شنیدیم
 کہے ہر نام کہ ایک کالی شہر غلطی و اور نشان کے ماری ایک تیر ایک فکر کی بین
 کہ نیاری در شہر بود و در بروی از جهان بستہ و لوگ اختیار آتش ہم بہت
 کہ چہ ایک رکی میاں اور دروازہ اور بر بندگی جہان بند کیا اور پادشاہوں در زار و گی بین پیچ
 شوکت بہت ماندہ قطع کہ بر خود در سوال کشا و تامل میر نیاز مند بود
 در بر او بہت سے جس شخص اور پادشاہوں کے نام گمناہک نام گمناہک ہوا
 اور گداز و پادشاہی کن گردن بی طمع بلند بود و یکی از لوگ نظر اشارت کرد
 حرم کو چہ پادشاہی کر گردن طمع کے بلند ہو ایک فی پادشاہوں و طرف کی لوگ
 کہ توجع کہ ہم او خلاق حرم چہن تنگی کی بابا بنیان تخت افست گفتہ شیخ
 کہ امید سار کن اور اخلاق درو کے ایسی ہی کہ ایک تہ سار ہماری درو اور ملک کے مفت کر شیخ
 رضا و حکیم آنکہ بابت دعوت شہت دیگر روز ملک رفت رفت و شہس فہ خاہد
 راہی ہوا حکیم اسات کی قبول کرنا دعوت کا حکم ہنہ روز پادشاہ و اسطو عذہ اور کہ گویا عابد و نا
 و ملک و رکنار گرفت و ماطت کرد و شاہ گفت چون غائب شد یکی از جماعت پرست
 اور پادشاہ کو گویا لیا اور ماری کی از تیر لیا ہوا غائب ایک نے جماعت پرست چہا
 شیخ را کہ چندین ملاطفت امر و کہ پادشاہ کردی حالات تاوت بود و دیگر پادشاہ
 شیخ کو کہ تہ مریانی تہ کے دن کہ سار پادشاہ کی تہ نے خلاف عادت ہی اور درو کہ گویا ہوا
 فشنیدی تنگی کی از صاحب دلال گفتہ است فرو بر کہ را بر شما طہشتی
 رضائے دوست ایک از صاحب دلال کہ ہے جس کسی کے شہنشاہ و پادشاہ کی بیٹے نو
 واجب بدخود شہنشاہت فتنوی گوشہ اندک ہمہ عمر و نشو و آواز و چنگ و
 واجب یا پنج خدمت او کی کار دینا کلان سکتی ہیں کہ تمام عمر بخشن آواز و چنگ و نشو

آن پادشاہی
 و درو
 کم از کم
 طوطی از دلی
 شہزادہ
 فغان و شہزادہ
 بخت از دلی
 جہانگیر
 کہ چہ شیخ
 نہ پادشاہ
 پادشاہ
 پادشاہ

ب

گویم ولیکن برابر فائده این مطلع کردانی که صحت در زمان دشمن چسبست گفت
 گویند و لیکن چای که در این بین و بر فائده اسکی کی بزرگی نو که صحت بیچ پرشید و رکن کی کیا به کی
 نامصیبت و نشود یکی نقصان مایه دوم شحات همسایه شهر کو اندر خوش
 نو صیبت و دشمنان ^۱ ایک نقصان مال کا اور دوسرے طغیانی ممالک کی مت کہ عیب این
 دشمنان و که لا حول گویند شادی کنان حکایت جو آخر و مندر از فصول
 دشمنان کے کہ لا حول کہیں دشمنی کرتے ہوں ایک جوان افسندہ فزون فیضیون
 خطی افرواشت و طبعی فرحانکہ در محافل و افسندہ ان نشستی زبان سخن
 نصیب بہت رکھتا اور طبعیت نفرت کہ بڑی ایسا کہ بیچ مجلس عالم کے بختنا زبان بات کی
 پرستی باری پرورش گفت اسی پس تو نیز از خجہ دانی بگوئی گفت سرگم از انچه مذہم
 بند کرنا یکبار بابی ایسکہ کہ ای لڑکا تو ہی جو کہ جانتے ہو کہ کہ ادا نہ ہوئی جس چیز کو چاہو
 پسند نہ مری ہم قطع آن شنید کہ صوفی میگوید از تعلیمش بش نمی چاہی
 بوجہی شہر منگی بھاؤ میں ^۲ و منازکی کہ ایک صوفی نو نکلتا بیچی جڑیں اپنی کو نہیں کھنڈا
 شنیدش گفت عشقی ہر کیا فعل سرورم بند و نگفتہ ندارد کسی تو کار و ولیکن
 آستین و سکی کہ یک پیچی کر آدھل بیل سیر کی باندہ نہ کہ ہر سکی کوئی سادہ بزی کام اندر
 چوئی لپاش بیا حکایت عالمی متیرا مناظرہ فنا باطنی از ملاحظہ کہ نہ ہم
 ہر کانوئی دلیل دلی ^۳ ایک عالم متیرا کہ تین لڑائی ہے سادہ ایک کار و صحت کری
 اللہ غل جہ و حجت او بر نیامد سپر پنداخت و پشت کسی گفت ترا با چندین
 ابد و ہر چہ ایک یک پر اور حجت میں دس سجدہ ہوا ڈال و لکری او پر کسی کہ بچہ سادہ
 فصل او کہ داری با سیدنی حجت نما نہ گفت عالم من تو است حدیث و
 فضیلت او را دیکہ کہ گستاہی نوسانہ ایک بیدین کی دلیل زہی کی حکم ہر بیچ زبان کوئی و شہر کوئی
 مشایخ و او بدینہا معتقد نیست نہ کہ شود و مرا شنیدن کہ او بچہ کار آید بہت
 نہ کہ گون کی اور دہ سادہ ان باتوں کی معتقد نہیں ہر اور نہیں متناہر اور بری تین سنا کہ اسکی کا کس نام

بیش از این که در این کتاب
 بیان شود از این
 جواب و این
 شرح و این
 تفصیل و این
 ج

و محبتی ندارد چنانکه ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
او را یک عبت نیست که بر حسب اراده باشد و اگر در دین حشمتی نیست که ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
عشمتی است که سلطان ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
هر که ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
از خجالتی که در دین کار ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
او را که در دین کار ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
با ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
ساعتی که ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
گفت ای ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
که ای ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
به خواست قطعه خواجه بیدریغی خسار چون آید بیدریغ خنده که عجب که چو خواجه کند
او را که ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
کشیدار از چوین به بیت غلام اکبر بن یزدخواستن بود و بنده از دین شن چکان
کسی که ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
با ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
خراسان کشیدار که ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
او را که ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
و ملازمی است به هم در تو که ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
او را که ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
او را که ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار
او را که ایاز با آنکه زیادت حشمتی ندارد گفت هر چه در دل فرود آید در دین کار

گلستان شمس
 و شہوت خالصہ کہ عرب گوید التمسہ بانعم و التماس و غیرہ لایعرب باشد کہ یہ صوبہ
 اور بہت غالب جیسے کہ عرب کہتا ہے اور ایمان منع کرنا لایعرب کوئی بودہ کہ سنا ہوتا
 پرینہ کاری از دی بسلاست بماند گفت اگر از مہریان بسلاست اندازد باز گویاں بسلاست
 پرینہ کاری کو اوست سلامت کی ہے کہ جہاد کی صورتوں سے سلامت ہو برکتی و اوست سلامت
 نامہ شہر و ان سلاست کہ انسان میں سوسوہ نصیب کہیں سوسوہ ظن المدعی
 رہے اور اگر سلامت رہے آدمی بدی نفسانی سے پس گمان مدعی سے
 ایسی بسلاست شہر شایہ پس کا رشتہ بنش بنش + لیکن بخوان بان و من مثل
 سلامت نہ ہوگا چلے چہ کام اپنی کو مینا لیکن اسکے زبان آدھیاں ہوتی ہست
 طوطی را با تازی و نفس کرد از آفتاب مشاہدات و در جہاد ہوتی ہو و کشت و کشت
 طوطی کی چین ہانہ ایک کی کرب خمر کیا رانی دیکھنے او کو سنج رنج کی رہتی ہی اور کشتی ہی بر کیا ہوت
 و ہیست مہفوت و مظلوموں و شمالی و سون یا عراب الیہ یا الیت
 اور صورت دینی کی گئی او شکل گفت کیے اور صورت ناموں کوئی کا تکرار الی ہوت دربان ہوت
 و بینک بعد التمسہ فی قطعہ علی اصباح برو تو ہر کہ بر خیز و صبح روز
 آتہ شرفی اور مہر کے کیا خوب ہوتا صبح کو کوئی اور بر نہری کر دے صبح کو دن
 سلامت بر سلاست باشد بد اختری چو تو در صحبتی تو باستی + ولی چنانکہ توی اور
 سہی کی اور او کی تمام ہو بلکہ سنا رہا تندی ریچ صحبت شہر چاہتا تھا لیکن کیا کہ توی چاہتا
 کہا باشد عجیب نہ کہ خواب و مہاوت طوطی ہم بھان ملو بود ملول شدہ
 گمان ہو فوٹ یادہ وہ کہ کو اجنبیہ طوطی سے جان سو ٹانگ یا نہا اور غیبیہ ہو کر اور
 گمان گردش گیتی ہی لید و سہا تغابن در یکدگر میا لید اینچہ محبت کیست
 کہ او گردش زانی ہو کر نہا اور پانہ انیس کی باہر لانا کہ یکیا نفیبا او نہا ہے اونیفا
 طالع و الیام و جان و ان قدرین کہ کیا لید یار با خزان سہم شہر یا رسا
 کہ اور دن آدمی لائق قدر کے وہ ہونا کہ ساتھ ایک کوئی کی اور ہوا ایک باغ کی گشت چلتا پارسا کہ

[illegible]

[illegible]

قضا با آید حتی چند از بزرگان کلدول که در مجلس حکم دی بودندی زمین سخت
 خفا که میرا بکنند و اگر آن سلازگون دودل سے کہ بیج مجلس حکومت او سکے زمین خدمت کی
 پر سیدند کہ با جارت سخنی در خدمت بگویم اگر جرترک او دست و بزرگان گفتند اند
 چو سے کہ سنا امارت کے ایک بات بیج خدمت کے کہیں ہم اگر جہنم ان کے ہوا در بزرگان کہ کما
بیعت نہ ہر سخن سخت کردن رو است و خطا بزرگان گرفتار خطاست
 بیج ہر بات کے سخت کرنا ملے ہے قصور بزرگان کا پرانا قصہ ہے
 و لیکن حکم سو البق انعام خداوندی کہ ملازم روزگار بندگانست مصلحتیکہ بینند
 و لیکن سنا حکم اعلیٰ دولت دین صاحب کے کہ از کم کنوا و از او بدون کی ہر یک مصلحت کہ کہیں
 و اعلام کنند نوعی از خیانت باشد طریق مواب آنت کہ با این سپر کرد طبع
 اور جرترین ایک جس غلات سے ہوتی ہے راہ نیکی کی وہ ہے کہ ساداسر گرا کہ راہ کو چھوڑ
 بگردی و فرشتہ مع و نوروی کہ منصب قضا پا گیا ہی بیعت کیے آگنا ہی شیعہ کو
 فرشتہ مع لپیٹے کہ نہ بقضا کا ایک مرتبہ ہے را
 بگردی و حریف نیست کہ دیدی سخن یا نیکه شندی شتومی کی کردہ بی آپرے
 ہر دو نو اور بارہ ہے کہ کہانزلے او بات یہ کسی تو سنا ایک کی سنا آہو کی
 بسی ہر چہ غم ارو از آہو کی کسی بدبنا نام نیکی و پنجاہ سال ہر یک نام شورش
 بہت سبب غم رکے آہو سے کسی سے بہت نام یک پیچاس برس کا کہ کہ نام ہر او کو
 کند پائمان قاضی را صحت یاران یکدل پسند آمد و حسن را می قوم آفرین خواند
 کہ لبے خراب قاضی کے تین نصیحت بارون کی کہ اس پندرائی اور از بزرگ مقام کی ازین بھی
 و گفت نظر عزیزان در مصلحت حال من عین است و طبع چوب و لیکن شورش
 اسکا نظر بزرگان کی بیج مصلحت حال میری کہ ثابت مواب تہہ اور سبب چوب لیکن نصیحت
 اکن مرا چند انکہ خواہی کہ تو گشت شست از رنگی سیاهی فرو از یاد تو غافل
 کہ میرے تین خفا کہ چاہے تو کہ سیکے و ہر نارنگی سے سیاهی کا پوری سے غافل

ہر دو نو اور بارہ ہے کہ کہانزلے او بات یہ کسی تو سنا ایک کی سنا آہو کی
 بسی ہر چہ غم ارو از آہو کی کسی بدبنا نام نیکی و پنجاہ سال ہر یک نام شورش
 بہت سبب غم رکے آہو سے کسی سے بہت نام یک پیچاس برس کا کہ کہ نام ہر او کو
 کند پائمان قاضی را صحت یاران یکدل پسند آمد و حسن را می قوم آفرین خواند
 کہ لبے خراب قاضی کے تین نصیحت بارون کی کہ اس پندرائی اور از بزرگ مقام کی ازین بھی
 و گفت نظر عزیزان در مصلحت حال من عین است و طبع چوب و لیکن شورش
 اسکا نظر بزرگان کی بیج مصلحت حال میری کہ ثابت مواب تہہ اور سبب چوب لیکن نصیحت
 اکن مرا چند انکہ خواہی کہ تو گشت شست از رنگی سیاهی فرو از یاد تو غافل
 کہ میرے تین خفا کہ چاہے تو کہ سیکے و ہر نارنگی سے سیاهی کا پوری سے غافل

[illegible][illegible]

[illegible][illegible]

[illegible]

اثر نیکوئی ترک مناصحت کردم و روی از مصاحبت بگردانیدم و قول حکما را
 اثر نیکوئی ترا جویز انصاف بکارکنی و در مصاحبت کرنی سبب پیرایه و قول حکما
 کما یستم که گفته اند نیکوئی عاقلان و نیکوئی کما عاقلان قطع
 کما یاندازمین سبب که کما ہے پہونچالون خبر کما در تیری سبب پیرایه بکارکنی سبب گناه و تیری
 اگر چه دانی که نشو و ندیگی و سبب چہ دانی نیکوئی خواہی و پند و زود باشد کہ
 اگر چه جانتا ہے کہ نیکوئی سبب کہ بیکه جانی نیکوئی چاہنے و بصیرت سے جلدی ہو کہ
 خیر و سریشی و بد و پای و فتادہ اندر بند و دست بردست نیزند کہ در یخ
 کشش کو دیکھتے تو ساتھ دونوں دونوں کے پانچ قید کے ساتھ اوپر تانے کے ساتھ کانسوس
 نشنیدم حدیث و نشنیدم تاپس از بدی آنچه اندیشہ من بود از نیکوئی حاش
 جیسی پینے بات عقل مند کی تو پینے ایک ت سے جو کہ اندیشہ میرا تباہی حال دیکھی سے
 بصورت بدیدم کہ بارہ بارہ برسم مید وخت و لقمہ لقمہ ہی اند وخت و دلم
 پنج تبار کہ دیکھا میں سبب کہ گری اور پانچ لقمہ کے ساتھ تباہی اور لقمہ لقمہ جمع کرتا تھا دلیر
 از ضعف حالش بهم برآید و مروت ندیدم و ریحان عالی ریش ووشی را
 اتوانی حال او سبب سے غصے میں برآید و مروت ندیکھی سینے پنج میلے حال کے زخم قیصر کے تین
 بمقامت خراشیدن و نیک پاشیدن پس با خود گفتہ مشغولی حریت غلہ
 ساتھ حالت کے چھوٹا اور نیک چھوٹا پس ساتھ اپنی کہا سینے مشرب بنی و
 در پائان مستی و نیندیشد زود ننگہ مستی و درخت اندر بہار ان بر نشان
 پنج نہایت مستی کے نہیں اندیشہ کو کہی زند و ننگہ مستی و درخت پنج بہار کے پہل چاہا ہے
 زمستان لاجرم بی برگ ماند حکایت باوشاہی پسر می را باو ہے
 چارمین خواہ خواہ بی تپی رہتا ہے ایک باوشاہی سبب کہ تین ایک سبب
 داد و گفت این فرزند تست تو پیش کن چھنا کہ کی از فرزندان خویش
 دیا اور کہا نیز کما تیرا ہے تربیت او سبب کہ جیسا کہ ایک فرزند و نانی سے

کما یستم کہ گفته اند نیکوئی عاقلان و نیکوئی کما عاقلان قطع
 کما یاندازمین سبب کہ کما ہے پہونچالون خبر کما در تیری سبب پیرایه بکارکنی سبب گناه و تیری
 اگر چه دانی کہ نشو و ندیگی و سبب چہ دانی نیکوئی خواہی و پند و زود باشد کہ
 اگر چه جانتا ہے کہ نیکوئی سبب کہ بیکه جانی نیکوئی چاہنے و بصیرت سے جلدی ہو کہ
 خیر و سریشی و بد و پای و فتادہ اندر بند و دست بردست نیزند کہ در یخ
 کشش کو دیکھتے تو ساتھ دونوں دونوں کے پانچ قید کے ساتھ اوپر تانے کے ساتھ کانسوس
 نشنیدم حدیث و نشنیدم تاپس از بدی آنچه اندیشہ من بود از نیکوئی حاش
 جیسی پینے بات عقل مند کی تو پینے ایک ت سے جو کہ اندیشہ میرا تباہی حال دیکھی سے
 بصورت بدیدم کہ بارہ بارہ برسم مید وخت و لقمہ لقمہ ہی اند وخت و دلم
 پنج تبار کہ دیکھا میں سبب کہ گری اور پانچ لقمہ کے ساتھ تباہی اور لقمہ لقمہ جمع کرتا تھا دلیر
 از ضعف حالش بهم برآید و مروت ندیدم و ریحان عالی ریش ووشی را
 اتوانی حال او سبب سے غصے میں برآید و مروت ندیکھی سینے پنج میلے حال کے زخم قیصر کے تین
 بمقامت خراشیدن و نیک پاشیدن پس با خود گفتہ مشغولی حریت غلہ
 ساتھ حالت کے چھوٹا اور نیک چھوٹا پس ساتھ اپنی کہا سینے مشرب بنی و
 در پائان مستی و نیندیشد زود ننگہ مستی و درخت اندر بہار ان بر نشان
 پنج نہایت مستی کے نہیں اندیشہ کو کہی زند و ننگہ مستی و درخت پنج بہار کے پہل چاہا ہے
 زمستان لاجرم بی برگ ماند حکایت باوشاہی پسر می را باو ہے
 چارمین خواہ خواہ بی تپی رہتا ہے ایک باوشاہی سبب کہ تین ایک سبب
 داد و گفت این فرزند تست تو پیش کن چھنا کہ کی از فرزندان خویش
 دیا اور کہا نیز کما تیرا ہے تربیت او سبب کہ جیسا کہ ایک فرزند و نانی سے

حکایت

حکایت اعرابی را دیدم که پرسید میگفت یا بنی انک مستول یومر

ایک عرب که بنی دسله کو بنین ویکامین سے کہتا تھا ای بی بی حق سوال کیا ہوا تھا تو

انھیں صاف انکسبیت کو کہ یقال ہون انسبیت یعنی ترا خواہند پر سید

دن قیامت کی ہوس خبر کو بنین کردہ کیا ہو کر حاصل کیا تو فریاد کیا ہوا کہ توستہ کس شخص کی نسبت کیا گیا یعنی

کہ ہر شے چھیت ہو گیا کہ پرت کیت قطعہ جامہ کعبہ را کہ می بوسند

کہ ہر شے کیا ہے نہ کہیں گے کہ باپ تیرا کون ہے ہاں کعبہ کو بنین کہ چوتھی ہیں

اودہ از گرم پیلہ نامی شد باغ غریبی شست وزی چند لا جرم بچو او

وہ دیشم کو کر کے سے نامی ہوا سادہ ایک غریب کے پیمانہ دکنے ایک فرما تداو کے

کراچی شد حکایت در قصانین حکما آورده اند کہ کروم را ولادت

بزرگ ہوا سب سے بچا کون بکھرنے کے لانے ہیں کہ بچہ کے بنین پدایش

معمو نیست چنانکہ دیگر میوانات را بلکہ افشائی ماوراء بخورند و شکشاں بدو

مقدری نہیں ہے جس کا اور جانور نہ کرتا ہیں بلکہ وہ ان کو تین کمانے ہیں اور پٹ اور کوہ پانڈ ہیں

وہ چھوڑ کر گئے تھے ان پرستہ کہ درخانہ کروم پندار تانت باری امین نکات

ایک عرب کہ بنی دسلہ کو بنین ویکامین سے کہتا تھا ای بی بی حق سوال کیا ہوا تھا تو انھیں صاف انکسبیت کو کہ یقال ہون انسبیت یعنی ترا خواہند پر سید دن قیامت کی ہوس خبر کو بنین کردہ کیا ہو کر حاصل کیا تو فریاد کیا ہوا کہ توستہ کس شخص کی نسبت کیا گیا یعنی کہ ہر شے چھیت ہو گیا کہ پرت کیت قطعہ جامہ کعبہ را کہ می بوسند کہ ہر شے کیا ہے نہ کہیں گے کہ باپ تیرا کون ہے ہاں کعبہ کو بنین کہ چوتھی ہیں اودہ از گرم پیلہ نامی شد باغ غریبی شست وزی چند لا جرم بچو او وہ دیشم کو کر کے سے نامی ہوا سادہ ایک غریب کے پیمانہ دکنے ایک فرما تداو کے کراچی شد حکایت در قصانین حکما آورده اند کہ کروم را ولادت بزرگ ہوا سب سے بچا کون بکھرنے کے لانے ہیں کہ بچہ کے بنین پدایش معمو نیست چنانکہ دیگر میوانات را بلکہ افشائی ماوراء بخورند و شکشاں بدو مقدری نہیں ہے جس کا اور جانور نہ کرتا ہیں بلکہ وہ ان کو تین کمانے ہیں اور پٹ اور کوہ پانڈ ہیں وہ چھوڑ کر گئے تھے ان پرستہ کہ درخانہ کروم پندار تانت باری امین نکات اسکا بھگن کی جتنے ہیں اور وہ پست کہ بچہ گھر سے کے دیکھنے ہیں نشان اور سکا ہو ایک بار پست پیش بزرگی کی گئی گھنٹل میں صدق میں پہن کی اسی میدان پر چوبہ چنہیں اسکا ایک بزرگی کر کے گائیں کماناں میرا ہے چہ ہر اس بات گویا ہی دینا جو اور اور اس بات کو

تو ان بودن حالت نروی با اور پد چنہیں محالیت کردہ اند لا جرم

اور بنوں پرستہ سب سے چھ حالت پہنچ کے سادہ ماناں ادا باپ کو ایسا معا کر کیا ہے

وہ بزرگی چنہیں پہنچ کر بول شہر ایک قطعہ میری را پد چیت کردہ کامی جو ان مرد

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

ایک عرب کہ بنی دسلہ کو بنین ویکامین سے کہتا تھا ای بی بی حق سوال کیا ہوا تھا تو انھیں صاف انکسبیت کو کہ یقال ہون انسبیت یعنی ترا خواہند پر سید دن قیامت کی ہوس خبر کو بنین کردہ کیا ہو کر حاصل کیا تو فریاد کیا ہوا کہ توستہ کس شخص کی نسبت کیا گیا یعنی کہ ہر شے چھیت ہو گیا کہ پرت کیت قطعہ جامہ کعبہ را کہ می بوسند کہ ہر شے کیا ہے نہ کہیں گے کہ باپ تیرا کون ہے ہاں کعبہ کو بنین کہ چوتھی ہیں اودہ از گرم پیلہ نامی شد باغ غریبی شست وزی چند لا جرم بچو او وہ دیشم کو کر کے سے نامی ہوا سادہ ایک غریب کے پیمانہ دکنے ایک فرما تداو کے کراچی شد حکایت در قصانین حکما آورده اند کہ کروم را ولادت بزرگ ہوا سب سے بچا کون بکھرنے کے لانے ہیں کہ بچہ کے بنین پدایش معمو نیست چنانکہ دیگر میوانات را بلکہ افشائی ماوراء بخورند و شکشاں بدو مقدری نہیں ہے جس کا اور جانور نہ کرتا ہیں بلکہ وہ ان کو تین کمانے ہیں اور پٹ اور کوہ پانڈ ہیں وہ چھوڑ کر گئے تھے ان پرستہ کہ درخانہ کروم پندار تانت باری امین نکات اسکا بھگن کی جتنے ہیں اور وہ پست کہ بچہ گھر سے کے دیکھنے ہیں نشان اور سکا ہو ایک بار پست پیش بزرگی کی گئی گھنٹل میں صدق میں پہن کی اسی میدان پر چوبہ چنہیں اسکا ایک بزرگی کر کے گائیں کماناں میرا ہے چہ ہر اس بات گویا ہی دینا جو اور اور اس بات کو

تو ان بودن حالت نروی با اور پد چنہیں محالیت کردہ اند لا جرم

اور بنوں پرستہ سب سے چھ حالت پہنچ کے سادہ ماناں ادا باپ کو ایسا معا کر کیا ہے

وہ بزرگی چنہیں پہنچ کر بول شہر ایک قطعہ میری را پد چیت کردہ کامی جو ان مرد

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

حکایت

اگر نصرت چینی نویسنده این بیت کفایت قطعه که تیرگه سبز
 اگر تیرگه سبز که کفایت است
 درستان + بد میدی چه خوشن می دل من بگذرای دوست نابوت
 پنج باغ کے جنا کبا خوش ہوتا دل میرا گذر کرے دیت توفیق
 بھارے سبزہ بینی ویدہ بر گل من حکایت پارسائی بر کی از
 ہمارے سبزہ و گو تو جاہد او پر مٹی میری کے ایک پارساے اس ایک
 خداوندان نعمت کند کرد کہ سندرہ دوست و پای بستہ عقوبت ہمیکہ گفت
 صاحبون نعمت ترکند کیا مگر غلام کے تین باتہ اسداون اندر کے سطحی ترانا کما
 ای پس چھو تو مخلوقی را خدا ای عز وجل اسیر حکم تو کرد اندیدہ او ترا بر روی
 او کہ مہدی تیرا یک خلق کرتین خداوند گداور نہ رفتی حکم ہے کابا ہو او تیرے تین اور بر
 داوہ مگر نعمت باری کا کجا آرد و چندین جفا کرد و پسند باید کہ فردای قیامت
 دہی شکر نعمت خداوند برتر کا بھلا اور تیرا ظلم اور یکے مت پسند کر نہا پر کہ کل قیامت کے دن
 بہ از تو باشد و شمر مساری بری مقدومی بر بندہ مگر خیرم بسیار و جور من
 بہتر چھے ہونے اثر زندگی بھائے تر او غلام کہ مت کفایت است ظلم او پسند
 و شمس مبارک + اور تو بدہ ورم خریدی + آخرت بقدرت فریدی + این حکم
 او دل و کاست توند کر اگر تین تو رسا دوسم کو نہ کیا تو کفر نہ ساتہ تکیو کیانو بی حکم او
 غرور و تمنا چند بہت از تو نہ گتر خداوند + ای خواجہ سلطان خوش + فرمان
 خود و ضابطہ یک جو تیرے بزرگ زادہ صاحب ای صاحب ہا کو غلام کے حکم خود
 خود مکن فراموش + و خبرست از سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت مگر تین
 اپست کہ تین پنج حدیث کو سردار عالم سے درویش کا او نہا و گو کہ سلام کہ کئی بی زیادہ
 مسرتی در روز قیامت آن ہو کہ بندہ حاصل کرے شہادت بند و خداوند کا عاشق و بند
 مستو تون قیامت کو ہو کہ بندہ پاک تین پنج بہشت کر تین تین ہو و صاحب کار تین چھ روز کے

و تین حدیث کو سردار عالم سے درویش کا او نہا و گو کہ سلام کہ کئی بی زیادہ
 مسرتی در روز قیامت آن ہو کہ بندہ حاصل کرے شہادت بند و خداوند کا عاشق و بند
 مستو تون قیامت کو ہو کہ بندہ پاک تین پنج بہشت کر تین تین ہو و صاحب کار تین چھ روز کے
 و تین حدیث کو سردار عالم سے درویش کا او نہا و گو کہ سلام کہ کئی بی زیادہ
 مسرتی در روز قیامت آن ہو کہ بندہ حاصل کرے شہادت بند و خداوند کا عاشق و بند
 مستو تون قیامت کو ہو کہ بندہ پاک تین پنج بہشت کر تین تین ہو و صاحب کار تین چھ روز کے

جوان را گفتم چه بانی که دشمن آمد عیبت بسیار آنچه داری ز مردی نزد
 بر این که تبیل کنی چون کزنا بر تو که دشمن است
 که دشمن بیای خود آمد و گویا تیر و گمان او دیدم از دست همان افتاده از زره بر تو
 که دشمن سنان هاون به کتک آید بپای تو و گمان کن تبیل و کینا چه باشد بر آن که از کتک هاون بر تو
 فرو نه هر که موی شگافه تیر خوشنمای بدو در هر یک است آن بدو را و با
 و بر کوی بال چپ سانه تیر خوشنما کشته و ایکه رود خط وانی و نیارون که بکشد
 پاره بر آن نذریم که گشت و سلج جامه ها که در نیم جان است با تو و نیم
 تیر سوا او که نیکو است که اسباب تیر را و کینه بدو نیکو است او جان سانه سلاکت با هر دو
 بکارهای گران مرد کار دیده فرست که شیر شتر زه در زره بر نیم کند و جوان
 سانه کاسون بهاری که مرد کار دیده است که شیر شتر کرد و سانه چو نم کند که جوان
 اگر چه قوی آن سلیقین باشد بیک شمشیر و بیک شمشیر از بدولت بیکه پیوند خبر خوشی
 اگر چه زود آمد و بیک تن او که در دانی دشمن که او کا و جنت پیوند و زور و دانی آنکه در دانی
 از مود و مود و مود چنانکه مسئله شیر شمشیر و شمشیر حکایت و ناکه زاده او دیدم که
 از دانی و بیکه سلاکت و شمشیر کا آنگاه که یک تیر و گمان او که در دانی و بیکه سلاکت
 گوید بر شسته و یاد و شمشیر بر منظره و بر پیوسته که ضد و قریب بر شمشیر
 قریب کی بجهاد او در سانه تیر چو که بیکه سلاکت
 و کتاب بزرگین و شمشیر خاتم انداخته و شمشیر پیروزه و در سانه تیر چو که بیکه سلاکت
 او کتاب بزرگین و شمشیر خاتم انداخته و شمشیر پیروزه و در سانه تیر چو که بیکه سلاکت
 و در فرابهم نهاده و شمشیر دو خاک بر و پاشیده و در وین شمشیر کشفید و شمشیر پادشاه
 افسانه من هر که او زنی و در خاک کی او پادشاه چو کی تیر که بیکه سلاکت
 در زره بر آن گمانی گران بر خود بکیند بر دین بهشت رسیده بود و فرود آمد
 بر شمشیر و بر شمشیر که او بر دین بهشت رسیده بود و فرود آمد

و شمشیر بیکه سلاکت و شمشیر خاتم انداخته و شمشیر پیروزه و در سانه تیر چو که بیکه سلاکت
 و کتاب بزرگین و شمشیر خاتم انداخته و شمشیر پیروزه و در سانه تیر چو که بیکه سلاکت
 او کتاب بزرگین و شمشیر خاتم انداخته و شمشیر پیروزه و در سانه تیر چو که بیکه سلاکت
 و در فرابهم نهاده و شمشیر دو خاک بر و پاشیده و در وین شمشیر کشفید و شمشیر پادشاه
 افسانه من هر که او زنی و در خاک کی او پادشاه چو کی تیر که بیکه سلاکت
 در زره بر آن گمانی گران بر خود بکیند بر دین بهشت رسیده بود و فرود آمد
 بر شمشیر و بر شمشیر که او بر دین بهشت رسیده بود و فرود آمد

[illegible]

சென்னை

تسبیح ہزار وادہ بردست پہنچ + درویش میرفت تبار اندکارش بکفر ناخسار
 تسبیح ہزار وادہ کی بیچ ہاتھ کے منہ پر فقیر نے سوئے نہ کام کرے نہ کام اوس کا بیچ کفر کے غلہ
 کہ کلا الفکران بیکون کفری کہ تشاید خبر بود جو نعمت بر بہنہ را پوشیدن
 کہ فرہیم نفیری ہوئی ہے کفر کہ بخار ہو سوا سناہ ہو ان کے ایک نگی کے تین پہنا
 یاد رہے خلاص کہ قناری کوشیدن انہی جیس مارا بہر تیرہ ایشان کہ رسا
 باج ہو ناز ایک گنہگار کی کوشش کرنا اور بیون منہ کی ہا کہ تین بیچ و تو او کو کون پہنچا
 وید علیا بید سہلی چہ ماند بہ بی کہ حق جل ثنا وہ در حکم شریک از نعیم اہل
 اور تہ ہزار سا نہ فریج کے کیا اندہ ہو نہیں کہتا ہو کہ من ہر گ ہو نہ تو او کو بیچ آیات تو کہ اہل بیت
 خبر میدہد و کیست کہ ہم را حق معلو ہم تشنگان را ناماندا ندر
 خبر دینا ہے وہ لوگ ہیں اس کے اس کے رزق پر معلوم پیاسوں کے تین دکلائی دینا ہو بیچ
 خواب ہمہ عالم چشم چشمہ آب جواب حالے کہ من این سخن
 خواب کے تمام عالم بیچ آگہی کے چشمہ بانے کا بیہوش کہ میں نے یہ بات
 بگفتہ عنان طاقت درویش از دست نخل برقت تیغ زبان بر کشید
 گئی سینگ باگ طاقت صبر کے ماندہ داشت ہو گئے تلو از زبان کی کہنیم
 واسپ فصاحت در میدان قاحت ہما نیدر گفت چندان مباحث
 اور کوثر فصاحت کا بیچ میدان بے شرمی کے دورایا کہا اتنا سبالتہ
 در وصف ایشان بکیدی و سخنامی پریشان گفتی کہ ہمہ تصویرت
 بیچ و صفت انوکے کیا نہ اور باتیں پریشان کہیں نہ کہ ہم خیال کر رہا
 کہ نہ بقدر باکبید خانہ از راق مشتی متکبر معن و موجب نفور مشغول
 کہ نہ ہر ہر بین باکبھی خانہ روزی کی بین قوم کہ کہ نوازی مغرور تعجب کہ نوازی نفرت کہ نہ نوازی
 مال و نعمت و مستحق جاؤ ثروت کہ سخن نہ گوشت در آلا
 مال اور نعمت کو اور فریفتہ مرستہ اور دولت کے کہ بات نہ کہیں کہ

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

جواب گفتش بر خیل خداوندان نعمت و قوت نیافت الالبات کدالی و کثر
 جواب کاهین و کاهین صاحبان نعمت کے قوت بنیادونی لیکن اسباب کے کدلی
 ہر طرح کیسوں کے کہیم و نجاش کی بناید محک و اندک زرجیت و کدالند کہ
 جو کوئی کہ مع ایضاً رکھی کہ ہم جسیر و کوا یک معامہ کوئی کار کہ سوا کیا ہے اور فقیر ہاں کہ
 مسک کیست گفتا نجربت آن میگویم کہ شعلقان بروردارند و علیط
 مسک کون ہے کما ساندہ اخیل و سکی کی کتا ہون من کہ غریہ کو او پر دروا کو کرکین و علیطون
 شہد برابیر گارند یا آغز خیران ندہند و دست چغا برسینہ صالحان اہل نمبر
 سخت کہتین ہند کہین تو دغ غریون کو خیران دریاہ ظلم اور پسینہ بنکون اور صاحب نمبر
 نہند و گویند کسل بنجانبست و تحقیقت سبب گفتہ باشد ریت آنرا کہ غفل
 کہین در کہین کوئی اوس جگہ نہیں ہر اور حقیقت میں ہر کہ ہوس اور کہ نہیں کہ
 و ریت و تدبیر و راسی نیست خوش گفت پردہ دار کہ کس راسی نیست
 اور ریت اور تدبیر و غفل نہیں ہے خوب کما پردہ دار کی کہ کوئی گریں نہیں
 کہتم بعد از آنکہ از دست متوفعان بجان آمدہ اند و ازرقعہ گدایان بظنا
 کما سبب ہداس کے ہاتھ اس کے جان ہونگ آتی ہیں اور رقعہ فقیر و پنج سو
 و محال عقلست کہ اگر گیا بایان و شود چشم گدایان پر شود شعر
 اور محال عقل ہے کہ اگر بالو چکل کی موت ہو اور انکے فقیر کی ہر ہوس
 ویدہ اہل طمع نہجت دنیا پر نشود بچان کہ چاہنیم ہر کجا خنی ویدہ
 ویدہ اس طمع کا ساندہ فوت و بنا کہ نہ نو و جیسا کہ کنوان اوس جہان کین خنی و کجی و
 کشید را بینی خود را بشہ در کار بای مخوف انداز و از توابع آن یخو
 کہین ہر کہین کہین یعنی میں ساندہ کہین کا خون کیسے چو اہل اوس ہر کہین ہر کہین
 و از حقوقیت آن نہ ہر و حلال از حرام نشا سد قطعہ سکی اگر
 اور غدا و سکی سو نہ ہر اس کہی اور حلال حرام سے نہ بچانے

میں نے یہ سنا ہے کہ اگر کوئی شخص دنیا سے غافل ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب ملے گا۔
 میں نے یہ سنا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب سے ڈرے تو اسے دنیا سے نجات ملے گی۔
 میں نے یہ سنا ہے کہ اگر کوئی شخص دنیا سے غافل ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب ملے گا۔
 میں نے یہ سنا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب سے ڈرے تو اسے دنیا سے نجات ملے گی۔

میں نے یہ سنا ہے کہ اگر کوئی شخص دنیا سے غافل ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب ملے گا۔
 میں نے یہ سنا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب سے ڈرے تو اسے دنیا سے نجات ملے گی۔
 میں نے یہ سنا ہے کہ اگر کوئی شخص دنیا سے غافل ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب ملے گا۔
 میں نے یہ سنا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب سے ڈرے تو اسے دنیا سے نجات ملے گی۔

میں شایستگی و نظر رکھنے والا ہرگز بہت علماء و ائمہ کی منسوب کنندہ و فقہار اور
سائنس کے عقل کو اور نظر کریں لیکن سائنس کا ہر شعبہ عالم کو تین سائیکائی کتب کرین و فقہ کے
طرحہ نرند عجلت مالی کہ دارند و عزت جاہی کہ دارند برتر از ہمہ نشینید
طرحہ نرند عجلت مالی کہ دارند و عزت جاہی کہ دارند برتر از ہمہ نشینید
نہ آن و بر سر دارند کہ سرسبزی بر دارندہ چرخ از قول حکیمان کہ گفتہ اند
نہ وہ بات چہ کہ رکتہ ہیں کہ طرف کسی کے اوٹاویں بجز قول حکیموں سے کہ کہا ہے جو شخص
اطاعت از دیگران کست و محبت بیش بصورت تو انگریز است و بجز
کو بیع عبادت کے اور دن سو کہ ہے اور بیچ نہ کہ زیادہ غلام ہیں دو تہند ہے اور باطن میں
و در پیش بیت گری بہر حال کند کہو حکیم کو تن خورش شمار
فقر
بہر حال ہر سائنس مال کی گتے کہو حکیم کو تن خورش شمار
اگر کا و عزت است + گفتہ مذمت ایمان روا بد ار کہ خداوند کر مند گفت غلط
اگر کا و عزت ہے کہا میں مذمت اسوں کہ رواست کہ کہ صاحب بخشش کے ہیں گنا
گفتی کہ بندہ در سند چہ فائدہ کہ چون ابرا و دارند و نمیدارند و چشمہ آفتاب بند
کہا کوئی کہ ہندی دم کی ہیں کہا فائدہ کہ مانند جسے آسائے کی بچیں نہیں جستی اور چشمہ آفتاب کہ ہیں
و بر کس نیتا بند و پرور کب استطاعت سوارند و نمیرند قدمے بہر خدا
اور او پر کسی کہ نہیں جگہ ہیں اور او پر کوئی ریتیکہ سوار ہیں اور بیچ و شوق و ایک دم او سے نہ
نہند و درمی بی من و آدمی نرند ہند مالی بہشت فر اجم آزند و نجست
نہ کہیں نہ ایک دم و احسان اور اذیت کہ خبر بی یکل سائنس متفق کہ جمع تار ہیں اور سائنس حاکم گاہ
و محبت بگذارند چنانکہ زیر گمان گفتہ اند سچ بخیل از خاک وقتی بر آید کہ وہی
اور سائنس کہ چہ ترین جہا کہ بد گون کہ سب چاندی خیل کے خاک سے او سو فہم کہ وہی
در خاک و در شہر بیخ و می کسی نعمتی بیچاک دگر کس آمد و بیخ و سعی و زور
بیخ خاک کہ جا رہے نہ بیخ او کو شش کی کوئی نیست بیچ ہانہ کی تادہ اور کوئی آدمی در بیخ او کو شش کی تادہ

میں شایستگی و نظر رکھنے والا ہرگز بہت علماء و ائمہ کی منسوب کنندہ و فقہار اور
سائنس کے عقل کو اور نظر کریں لیکن سائنس کا ہر شعبہ عالم کو تین سائیکائی کتب کرین و فقہ کے
طرحہ نرند عجلت مالی کہ دارند و عزت جاہی کہ دارند برتر از ہمہ نشینید
طرحہ نرند عجلت مالی کہ دارند و عزت جاہی کہ دارند برتر از ہمہ نشینید
نہ آن و بر سر دارند کہ سرسبزی بر دارندہ چرخ از قول حکیمان کہ گفتہ اند
نہ وہ بات چہ کہ رکتہ ہیں کہ طرف کسی کے اوٹاویں بجز قول حکیموں سے کہ کہا ہے جو شخص
اطاعت از دیگران کست و محبت بیش بصورت تو انگریز است و بجز
کو بیع عبادت کے اور دن سو کہ ہے اور بیچ نہ کہ زیادہ غلام ہیں دو تہند ہے اور باطن میں
و در پیش بیت گری بہر حال کند کہو حکیم کو تن خورش شمار
فقر
بہر حال ہر سائنس مال کی گتے کہو حکیم کو تن خورش شمار
اگر کا و عزت است + گفتہ مذمت ایمان روا بد ار کہ خداوند کر مند گفت غلط
اگر کا و عزت ہے کہا میں مذمت اسوں کہ رواست کہ کہ صاحب بخشش کے ہیں گنا
گفتی کہ بندہ در سند چہ فائدہ کہ چون ابرا و دارند و نمیدارند و چشمہ آفتاب بند
کہا کوئی کہ ہندی دم کی ہیں کہا فائدہ کہ مانند جسے آسائے کی بچیں نہیں جستی اور چشمہ آفتاب کہ ہیں
و بر کس نیتا بند و پرور کب استطاعت سوارند و نمیرند قدمے بہر خدا
اور او پر کسی کہ نہیں جگہ ہیں اور او پر کوئی ریتیکہ سوار ہیں اور بیچ و شوق و ایک دم او سے نہ
نہند و درمی بی من و آدمی نرند ہند مالی بہشت فر اجم آزند و نجست
نہ کہیں نہ ایک دم و احسان اور اذیت کہ خبر بی یکل سائنس متفق کہ جمع تار ہیں اور سائنس حاکم گاہ
و محبت بگذارند چنانکہ زیر گمان گفتہ اند سچ بخیل از خاک وقتی بر آید کہ وہی
اور سائنس کہ چہ ترین جہا کہ بد گون کہ سب چاندی خیل کے خاک سے او سو فہم کہ وہی
در خاک و در شہر بیخ و می کسی نعمتی بیچاک دگر کس آمد و بیخ و سعی و زور
بیخ خاک کہ جا رہے نہ بیخ او کو شش کی کوئی نیست بیچ ہانہ کی تادہ اور کوئی آدمی در بیخ او کو شش کی تادہ

[illegible]

[illegible]

شادی بهند و نظر کنی دلستان که بند شکست چوب خشک و چمن و زعفران
فرهی هم چون نظر من کنایه تو چو باغی که بند شکست چوب خشک و چمن و زعفران
تو انگر این شاگرد و کفو و در حلقه درویشان بزند و خورشید اگر از آله قطره
در آینه شکست که خیالی بین اور که کز خیال او بیخ حلقه نفیر کو صبر کنی خیالی بی شک اگر در بقیه
و رشیدی و چو خرمی بزم باز از او پر بشدی و مقربان حضرت جل جلاله انگر
بوی بهنا مانند کوئی بوی بازاری او سحر بهنا نهد یکس خیالی حضرت بزرگ در شکست بهنا
در خوشی سیر و درویشانند تو انگر بهمت مهین انگر ان نسبت که غم درویش
در پیش خلعت اور در پیش بین تو انگر بهمت و بهتر بیرون بین ده سو که کم نفیر کا
خود و بهتری رویشان انگر تو انگر ان گیر و من بنوکل علی الله فحق
کمال و بهتر نفیر بین ده سو که کم دو آئینه سے سے اور چو نفس کنایه تو انگر در پیش بزرگ
حکمت انگر ایست خاند و سانبی مست ملاهی نعم طائفه مستند برین صفت
روشن و شغول بین کار و دین اور سبلی سواد مست هان بین کوچه و کج گره بین او برین صفت که
که بیان کردی قاصر صفت کافر نیست که نیرند و نه بند و نه خورد و نه بند و اگر
که بیان کیا از جوی بهمت اند کفر کنی خیالی نیست کی کایا بین اور که بین اور نکند و نه بند و نه بند
بمثل باران نبارد و با طوفان جهان بر دار و باعث دکنست خوشی از محنت
ساته شغل کمنه نبرست اور با طوفان جهان کو اوساد و سادات اعتبار مال اپنے کے منہ کی
و رویش نبرست و از خدا این تر شد گویند شعر که از نیستی و یکری شد ملا
غیر کنه پوچین الله خدا سے زور بین او سکھ بین خوشی سے اوساد و ملاک
تراست بطراز طوفان پر باگ شعر و کلمات بیگانه خود و جمع
تیری کاشن سے بد که طوفان ست کید و بهشت اور بهت و زمین سرور و سبب و جمع و جمع

کونان تفکر که
من شاکر و حیدان
بے شک و شک
شکست چوب خشک و چمن و زعفران
فرهی هم چون نظر من کنایه تو چو باغی که بند شکست چوب خشک و چمن و زعفران
تو انگر این شاگرد و کفو و در حلقه درویشان بزند و خورشید اگر از آله قطره
در آینه شکست که خیالی بین اور که کز خیال او بیخ حلقه نفیر کو صبر کنی خیالی بی شک اگر در بقیه
و رشیدی و چو خرمی بزم باز از او پر بشدی و مقربان حضرت جل جلاله انگر
بوی بهنا مانند کوئی بوی بازاری او سحر بهنا نهد یکس خیالی حضرت بزرگ در شکست بهنا
در خوشی سیر و درویشانند تو انگر بهمت مهین انگر ان نسبت که غم درویش
در پیش خلعت اور در پیش بین تو انگر بهمت و بهتر بیرون بین ده سو که کم نفیر کا
خود و بهتری رویشان انگر تو انگر ان گیر و من بنوکل علی الله فحق
کمال و بهتر نفیر بین ده سو که کم دو آئینه سے سے اور چو نفس کنایه تو انگر در پیش بزرگ
حکمت انگر ایست خاند و سانبی مست ملاهی نعم طائفه مستند برین صفت
روشن و شغول بین کار و دین اور سبلی سواد مست هان بین کوچه و کج گره بین او برین صفت که
که بیان کردی قاصر صفت کافر نیست که نیرند و نه بند و نه خورد و نه بند و اگر
که بیان کیا از جوی بهمت اند کفر کنی خیالی نیست کی کایا بین اور که بین اور نکند و نه بند و نه بند
بمثل باران نبارد و با طوفان جهان بر دار و باعث دکنست خوشی از محنت
ساته شغل کمنه نبرست اور با طوفان جهان کو اوساد و سادات اعتبار مال اپنے کے منہ کی
و رویش نبرست و از خدا این تر شد گویند شعر که از نیستی و یکری شد ملا
غیر کنه پوچین الله خدا سے زور بین او سکھ بین خوشی سے اوساد و ملاک
تراست بطراز طوفان پر باگ شعر و کلمات بیگانه خود و جمع
تیری کاشن سے بد که طوفان ست کید و بهشت اور بهت و زمین سرور و سبب و جمع و جمع

که ملک قاضی الی من خاص فی الکتاب
 انما انما نہیں کرتی چن طرف اس شخص اگر جانور کیسین سکتے جو کنگا اسے باہر
 بردند گو بندہ چه غم گر ہمہ عالم مردند قومی بدین نمط کہ شیندی وطافه خوان
 سیکر کیس کیا غم جو عالم مرے ایک قوم سادہ اس طرح کی کہ سنا تو اور ایک دور
 نعمت نمادہ و دست گرم کشادہ طالب نامند و مغفرت و صاحب دنیا
 نعمت کا رکنا اور ہاتھ گرم کا کھولا جاہلو اسے نام کے ہیں اور مغفرت کی اور صفا
 و آخرت چون بندگان حضرت بادشاہ عالم عادل سوید مظفر الملک انتہا
 اور آخرت کی جیسا کہ ہدی حضرت بادشاہ صاحب علم عدل کر و الا اعدا پایا گیا ملک گنگا
 حامی ثغور اسلام وارث ملک سلیمان عدل ملوک زمان مظفر الدین
 صاحب کبریا اللہ صلوات اللہ علیہ وارث ملک سلیمان کا عادل زیادہ بادشاہن مال کا فتح پایا گیا
 والدین آبا ابوبکر بن سعد بن اسیحی آدم اللہ یاکہ و فضلہ
 والدین کا امانت یعنی اوجہ الہیہ ابوبکر بن سعد بن اسیحی کا ہمیشہ رکھو اندھا و سکا اویسا بنی زول ملک
 قطعہ پیر بجای پسر بزرگین گرم کنند کہ دست جو دو تو با خاندان آدم
 باپ پنج گنہ بیٹے کے ہرگز یک گرم کر کہ ہاتھ بخش بیٹے سادہ گرا سنے آدم کہ
 کرد و خدای خواست کہ ہر عالمی بخشاید ترا بہر جہت خود بادشاہ عالم کرد
 کیا خدای جانا کہ اوہ ایک عالم بخش کرد بنی مین سادہ مریانی ابی کہ بادشاہ عالم کا
 قاضی چون سخن بدین غایت برسانید و از حد قیاس ما سپہ لغت و گداز
 قاضی زور و بات نہایت کہ ہر بجائی اور حد قیاس جاری سے گداز سادہ گداز
 بہر قضا حکم قضا وادیم و از ما مضاد و گداز شتیم و بعد از مجاز اطلاق
 راجح حکم تھا کہ راضی ہو ہم اور جو چیز کہ گداز ہی تھی اس سے در گداز ہر جو کہ گداز
 مدار اگر قسیم و سہ بتارک بر قیم یکدیکر نہادیم و پوچھتہ سرور و ہم وادیم و سہم
 صلاح کی کی سہتہ اور سہتہ پانچویں کی اور قسیم سہتہ آہین کہ ہمہ اور پوسل و پوسل اور سہتہ آہین کہ ہمہ پوسل

بہر قضا حکم قضا وادیم و از ما مضاد و گداز شتیم و بعد از مجاز اطلاق
 راجح حکم تھا کہ راضی ہو ہم اور جو چیز کہ گداز ہی تھی اس سے در گداز ہر جو کہ گداز
 مدار اگر قسیم و سہ بتارک بر قیم یکدیکر نہادیم و پوچھتہ سرور و ہم وادیم و سہم
 صلاح کی کی سہتہ اور سہتہ پانچویں کی اور قسیم سہتہ آہین کہ ہمہ اور پوسل و پوسل اور سہتہ آہین کہ ہمہ پوسل
 بہر قضا حکم قضا وادیم و از ما مضاد و گداز شتیم و بعد از مجاز اطلاق
 راجح حکم تھا کہ راضی ہو ہم اور جو چیز کہ گداز ہی تھی اس سے در گداز ہر جو کہ گداز
 مدار اگر قسیم و سہ بتارک بر قیم یکدیکر نہادیم و پوچھتہ سرور و ہم وادیم و سہم
 صلاح کی کی سہتہ اور سہتہ پانچویں کی اور قسیم سہتہ آہین کہ ہمہ اور پوسل و پوسل اور سہتہ آہین کہ ہمہ پوسل

درخت کرم هر گنج کرد و گذشت فلک پنج و بالای او هر گسید و کار
 رفت کرم ز خاک کهن خاک
 گذری ملک و فرزند او سکار
 گز و بر خوری به منت مناره بر پای قطعه شکر خدای کن نمون شدی خیر
 چنانکه تو سانه احسان است که ندره او پادشاه که شکر ملک که تو نمون که کسا بود که سانه خیر که
 ز انعام و فضل او نه معطل گذشت منت منده که خدمت سلطان مدنی به منت
 انعام بود که او سکی به نه معطل پادشاه که احسان است که خدمت بادشاه که نه نوا حسان
 شناس از و که خدمت بدشت حکمت و کس رخ بهیوده بر و در و
 جان او س که کج بدت سکه کاتج
 بیخنده کردی آنکه اندر خدمت و خور و دیگر آنکه آموخت و کرد و مسمو
 ای فانه کرم یک و ده چرخ کیا
 علم خند آنکه بشیر خالی چون عل در تو نیست نادانی به نه محقق بود و نه
 علم آیت که نازد به نور
 چار بانی برو کتابی چند حکمت علم از هر دین پرور و نیست نه از هر دنیا
 یک جانور او را سکه کن بین کنی
 خور و ن شهر هر که پر بهیز و علم و زهد و فروخت خرنی کرد و کرد پاک بخت
 که سانی که که بهیز و علم او پر بهیز گاری چنه یک کسان می کسا او صان ملا
 شد عالم ناپر بهیز گار که در شعله و است یخندانی و یک هوا که چنگ بدت
 عالم ناپر بهیز گار ناپر بهیز
 بی فانه هر که عمر در باخت به چیزی خیر و ز پر بند بخت مند ملک از
 بی فانه که چنه علم و کوی چیز خرنی که از اندر
 خرد و مندان جهان هر و دین از پر بهیز گار ان کمال ناپر باوشا مان نصیحت خرد و مندان
 صورت که او بهیز گار و کس باری بادشاه به منت منده و ان کی او س سب

درخت کرم هر گنج کرد و گذشت فلک پنج و بالای او هر گسید و کار
 رفت کرم ز خاک کهن خاک
 گذری ملک و فرزند او سکار
 گز و بر خوری به منت مناره بر پای قطعه شکر خدای کن نمون شدی خیر
 چنانکه تو سانه احسان است که ندره او پادشاه که شکر ملک که تو نمون که کسا بود که سانه خیر که
 ز انعام و فضل او نه معطل گذشت منت منده که خدمت سلطان مدنی به منت
 انعام بود که او سکی به نه معطل پادشاه که احسان است که خدمت بادشاه که نه نوا حسان
 شناس از و که خدمت بدشت حکمت و کس رخ بهیوده بر و در و
 جان او س که کج بدت سکه کاتج
 بیخنده کردی آنکه اندر خدمت و خور و دیگر آنکه آموخت و کرد و مسمو
 ای فانه کرم یک و ده چرخ کیا
 علم خند آنکه بشیر خالی چون عل در تو نیست نادانی به نه محقق بود و نه
 علم آیت که نازد به نور
 چار بانی برو کتابی چند حکمت علم از هر دین پرور و نیست نه از هر دنیا
 یک جانور او را سکه کن بین کنی
 خور و ن شهر هر که پر بهیز و علم و زهد و فروخت خرنی کرد و کرد پاک بخت
 که سانی که که بهیز و علم او پر بهیز گاری چنه یک کسان می کسا او صان ملا
 شد عالم ناپر بهیز گار که در شعله و است یخندانی و یک هوا که چنگ بدت
 عالم ناپر بهیز گار ناپر بهیز
 بی فانه هر که عمر در باخت به چیزی خیر و ز پر بند بخت مند ملک از
 بی فانه که چنه علم و کوی چیز خرنی که از اندر
 خرد و مندان جهان هر و دین از پر بهیز گار ان کمال ناپر باوشا مان نصیحت خرد و مندان
 صورت که او بهیز گار و کس باری بادشاه به منت منده و ان کی او س سب

[illegible]

[illegible]

آتش فروختن به عقلمند و خود در میان هوشن قطع در سخن باستان بنشیند
 آنگاه روشن بماند بنشیند می نماید در میان می ماند
 تا نماند و دوشین خوشتر از گوش پیش دیوار آنچه گوئی بهوشدار تا نماند و دوشین
 تو که خوشتر از گوش دیوار که به یک که نه چشم که نه دوش که دیوار که کون به
 گوش حکمت هر که با دشمنان چنان می کند سر از دروستان از دشمنان و آخر دنده آن
 جو که با دشمنان چنان می کند سر از دروستان از دشمنان و آخر دنده آن
 دست هر که با دشمنان بود شمشیر و پند خوین در میان کل ری متر و دانی
 تا به سر دشمنان چنان می کند سر از دروستان از دشمنان و آخر دنده آن
 خدایتا که بی آنرا تو بر باید هر چه در دوش گوی و دشوار گوی با آنکه در دوش زنجیر می کشد
 اختیار که بی آنرا تو بر باید هر چه در دوش گوی و دشوار گوی با آنکه در دوش زنجیر می کشد
 حکمت تا کار بر بر می آید چنان در خطر افکندن شاید عرب گوید که تا کار بر بر می آید
 بنشیند که از کار بر بر می آید چنان در خطر افکندن شاید عرب گوید که تا کار بر بر می آید
 شعر و دست از همه چینی در دست و محال است بدون شمشیر و حکمت بر هر چه در دست
 جواد نام علیه السلام
 رحمت کن که اگر قادر بودی تو او بر نه بخشش کوه
 رحمت کن که اگر قادر بودی تو او بر نه بخشش کوه
 حزن و غم نیست و در هر جوان هر دست و در هر جوان حکمت هر که به یک که نه چشم که نه دوش که دیوار که کون به
 مستعد ایک غم نیست و در هر جوان هر دست و در هر جوان حکمت هر که به یک که نه چشم که نه دوش که دیوار که کون به
 و منی ماند و در از غداست ای طوطی پسند نیست شنیدن و لیکن شنیدن برین خلق از هر چه
 از هر دو که به چهره او را که تلخ است پسند نیست شنیدن و لیکن شنیدن برین خلق از هر چه
 ندانست آنکه رحمت کرد و بر بار که غم نیست و در از غداست ای طوطی پسند نیست شنیدن و لیکن شنیدن برین خلق از هر چه
 سناناوست که رحمت کرد و بر بار که غم نیست و در از غداست ای طوطی پسند نیست شنیدن و لیکن شنیدن برین خلق از هر چه

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

از خود سبب فرزند عیسیٰ بکارین
ایک گداز بختی ایک حق تعلیم دیتا تھا اور اس طرح کرنا کہ جس کو چاہیے

ایک دانا نے کہا اور کوئی دواں نہیں کیا تھا یہی نتیجہ اس نال کے ذہنیت و غفلت کرنا ہوا ہے کہ یہ نیکے جانور بھی بات

تو خاموشی سے کہہ جا غوروں سے

جو کہ کن کن کی بیج جواب کے اکثر اور کربات اور کسی نالائق یا بات

[illegible]

سند ما بر سند دانا است بر سر دانا است بر سر دانا است

از چه بدالی غمراض من بگفت هر که باید این سینه دلوی بنمید ایسا

گرفتنه فرشته با وی، و شست نمود و حیانت و ریو از بدان بگریه می نمودی.

کرگ پوشتر و فوری مند مردمان عیب نهانی سید این که مرشدان و اسوای

خود را بشمارد که عاقلان و عجمان و کز و مداران را که گواران و زخم منقش ازین

وہاں سے آئے اور ان کے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام تھا

Handwritten text in Urdu script, likely a signature or name, appearing below the printed text.

12-11-1964

بسم الله الرحمن الرحيم

منه

وہاں سے لوگوں کو روک دیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الشيخ محمد بن عبد الله

بسم الله الرحمن الرحيم

تاریخ ۱۳۰۲

1000

مجلس

2000

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

حکمت اگر شہا بہ شب قدر بود می شب قدر بقدر بودی شعر گریست بہ لعل
 اگر سب از این شب قدر بود می شب قدر بقدر بودی
 بخشان بودی پس قیمت لعل ننگ کیسان بودی حکمت نہ ہر کہ بصورت گوشت
 بخشان کے ہونے پس قیمت لعل اور پھر کیساں ہوتی
 سیرت زیار دست کا اندرون اردنہ پوست قطعہ تو ان شناخت بیکر ذر و شمار
 خصلت اچھی بیچ اور کس ہے کام ہون کتابہ نہ ظہر
 مرد کہ تا کی اش سیرت با گاہ علوم + ولی ز باطنش امین مہاش غرہ مشو
 آدمی کی کہ کتابت کا پتہ ہے مرتبہ علم
 کہ خبث نفس گروہا ہما معلوم + پند ہر کہ بازرگان ستیز خون خود میرزہ
 کہ بائی ذات کی بھلا بن نہوی معلوم
 خوشتر از برگ پنداری بہ گفتند کین و میند کین زود مین شکستہ مینا
 این سخن بزرگ جانتا ہے تو
 تو کہ بازی سیر کنی با قوج حکمت پنچہ باشیر انداختن و شست بر شمشیر زنگ
 تو کہ پھلنا کر ہے تو سر سے مینہ پتی ہے
 خرد مندان نیست بیت جنگ زور آوری مکن بہشت پیش سرخچہ در لعل نہو
 عقل نہ کامین ہے
 ضعیف کہ با قوی لاوری کند یار دشمن ست و در ملاک خوش قطعہ سایہ پرور و احاطت
 جوہر با کسانہ زہر و خشک کہ ہر اداری کہ سے ہر دشمن کا ہے ہر ملاک کی ہے
 آن کہ رو و با سبازان قتال بہشت باز کوئل مینقند نہی با قرا بہن جن گال
 وہ کہ طاسہ سناہ زہر و خون کی ہے قتل گاہ اگر نہت با زہر و خنک کی داناہی جوہر نہرو می کے چلنے کے
حکمت ہر کہ نصیحت نشنو دسر ملاست خندان ارد شہر خون نہایت
 جوہر نہت نہتے خیال ملاست نہتے کار کتابہ ہے

اگر شہا بہ شب قدر بود می شب قدر بقدر بودی شعر گریست بہ لعل
 اگر سب از این شب قدر بود می شب قدر بقدر بودی
 بخشان بودی پس قیمت لعل ننگ کیسان بودی حکمت نہ ہر کہ بصورت گوشت
 بخشان کے ہونے پس قیمت لعل اور پھر کیساں ہوتی
 سیرت زیار دست کا اندرون اردنہ پوست قطعہ تو ان شناخت بیکر ذر و شمار
 خصلت اچھی بیچ اور کس ہے کام ہون کتابہ نہ ظہر
 مرد کہ تا کی اش سیرت با گاہ علوم + ولی ز باطنش امین مہاش غرہ مشو
 آدمی کی کہ کتابت کا پتہ ہے مرتبہ علم
 کہ خبث نفس گروہا ہما معلوم + پند ہر کہ بازرگان ستیز خون خود میرزہ
 کہ بائی ذات کی بھلا بن نہوی معلوم
 خوشتر از برگ پنداری بہ گفتند کین و میند کین زود مین شکستہ مینا
 این سخن بزرگ جانتا ہے تو
 تو کہ بازی سیر کنی با قوج حکمت پنچہ باشیر انداختن و شست بر شمشیر زنگ
 تو کہ پھلنا کر ہے تو سر سے مینہ پتی ہے
 خرد مندان نیست بیت جنگ زور آوری مکن بہشت پیش سرخچہ در لعل نہو
 عقل نہ کامین ہے
 ضعیف کہ با قوی لاوری کند یار دشمن ست و در ملاک خوش قطعہ سایہ پرور و احاطت
 جوہر با کسانہ زہر و خشک کہ ہر اداری کہ سے ہر دشمن کا ہے ہر ملاک کی ہے
 آن کہ رو و با سبازان قتال بہشت باز کوئل مینقند نہی با قرا بہن جن گال
 وہ کہ طاسہ سناہ زہر و خون کی ہے قتل گاہ اگر نہت با زہر و خنک کی داناہی جوہر نہرو می کے چلنے کے
حکمت ہر کہ نصیحت نشنو دسر ملاست خندان ارد شہر خون نہایت
 جوہر نہت نہتے خیال ملاست نہتے کار کتابہ ہے

نمیداند که تنگ جباری + فروماند ز بانگ طبل غازی حکمت جواب اگر در خلا
 نمین جانی که آواز جباری + عازر به آواز دهنی است
 افتد بر این نفس است و عباد اگر بر فلک رو و جهان پس است عباد بی تربیت و
 سر و دین پیچیده و عباد اگر بر همان که جباری بی تربیت می سکندانه که
 و تربیت ناستند ضائع خاکستر شسته عالی دارد که آتش جوهر علولیت و لیکن
 او تربیت مستعدانی کام را که بخت بزرگی کنی چه که اگر جوهری بزرگ
 چون نفس خود و بیشتر از دوا خاک برابر است و قیمت شکر نه از نیست که آن
 جوهر بیشتر از آن که بنزد که استهلاک کی بار به او قیمت شکر نه نیست س به محو
 خود و خاصیت وی است تنویری چون غفار طبیعت بی مزبور و پیمبر آو
 آب خاصیت او سکی به جوهرانی تربیت بی تربیتی
 قدرش نفوذ و به پیمبر نامی اگر در می نه گوهر + گل از خاسته از پیمبر از تربیت
 قدر او بی تربیتی به پیمبر آو اگر که تباری نیست موق بهول کاشته به اورا پیمبر از تربیت
 مشک است که جوهر نه آنکه طهارت جوهر و اما چون طبیعت است خاموش و
 شک و به پیمبر آو به وقت که طهارت به و اما نشاید طبل اینی طهارت که به خاموش و
 به پیمبر آو چون طبل غازی به پیمبر آو از میان تنی طهارت عالم اندر میان جباری
 که پیمبر آو از میان تنی طهارت به پیمبر آو از میان تنی طهارت عالم اندر میان جباری
 مشک است که جوهر نه آنکه طهارت جوهر و اما چون طبیعت است خاموش و
 شک و به پیمبر آو به وقت که طهارت به و اما نشاید طبل اینی طهارت که به خاموش و
 به پیمبر آو چون طبل غازی به پیمبر آو از میان تنی طهارت عالم اندر میان جباری
 که پیمبر آو از میان تنی طهارت به پیمبر آو از میان تنی طهارت عالم اندر میان جباری
 مشک است که جوهر نه آنکه طهارت جوهر و اما چون طبیعت است خاموش و
 شک و به پیمبر آو به وقت که طهارت به و اما نشاید طبل اینی طهارت که به خاموش و
 به پیمبر آو چون طبل غازی به پیمبر آو از میان تنی طهارت عالم اندر میان جباری
 که پیمبر آو از میان تنی طهارت به پیمبر آو از میان تنی طهارت عالم اندر میان جباری

جوهری که در میان تنی طهارت به پیمبر آو از میان تنی طهارت عالم اندر میان جباری
 که پیمبر آو از میان تنی طهارت به پیمبر آو از میان تنی طهارت عالم اندر میان جباری
 مشک است که جوهر نه آنکه طهارت جوهر و اما چون طبیعت است خاموش و
 شک و به پیمبر آو به وقت که طهارت به و اما نشاید طبل اینی طهارت که به خاموش و
 به پیمبر آو چون طبل غازی به پیمبر آو از میان تنی طهارت عالم اندر میان جباری
 که پیمبر آو از میان تنی طهارت به پیمبر آو از میان تنی طهارت عالم اندر میان جباری
 مشک است که جوهر نه آنکه طهارت جوهر و اما چون طبیعت است خاموش و
 شک و به پیمبر آو به وقت که طهارت به و اما نشاید طبل اینی طهارت که به خاموش و
 به پیمبر آو چون طبل غازی به پیمبر آو از میان تنی طهارت عالم اندر میان جباری
 که پیمبر آو از میان تنی طهارت به پیمبر آو از میان تنی طهارت عالم اندر میان جباری

پانیاکن خانہ در خورد مل حکمت خلعت سلطان اگر چه عزیزست جامہ خزان
 یا ہمار گہ لایق مانی شکتی خلعت بادشاہ کا اگر چه عزیز ہو جامہ پرانا
 خود از ان بغیرت تر و خوان نیر گمان اگر چه لذت بخور دہ اہل ان خویش از ان
 اپنا دست غرتہ بین لادہ اور خوان نیر گمان کا اگر چه لذت بخور دہ اپنی کا دوس سے
 بلذت تر بیت سرکہ از دست پنج خویش ترہ بہتر از ان وہ خدای دیرہ
 لذت میں زیادہ سرکہ از پنج اپنے سے اور جاگ بہتر روٹی گانو کی ایک دیرہ کی سو
 حکمت خلاف راہ صہو او است حکمت ای او لوالالباب ارو گمان خورد
 و راہ ناویدہ بیکاروان فتن نام شہر محمد غزالی را رحمتہ اللہ علیہ پسند نہ کہ چکو
 اور راہ نہ دیکھی ہو زانی کو جان پشور پیر محمد غزالی کہ تین سوحت اسکے اوپر انکو دیکھا کہ گویا کہ
 رسیدی دیرین مذلت و غلامی گفت ہدائت کہ سرچشمہ اہم از پسیدن ننگ اہم
 پونہا ز اس زندہ کو پنج مہمون کہ کما معلوم کہ جو کہ نہ جانیں از پینچ سو خرم نہ کہ جو
 شہر امید عاقبت آنگہ بود موافق عقل کہ بعض را بطبعیت شناس بہما
 امید عاقبت کی اور سوخت ہو موافق عقل کی کہ بعض کی تین مہمون کہ کما معلوم نہ
 پس سرچشمہ آ کہ فل پسیدن دلیل راہ تو باشد بغیر انانی حکمت پرچہ
 پرچہ جو کہ پنا از کہ ذلت پرچہ کی راہ پرچہ ہو سادہ عزت اور انانی کے
 دانی کہ سرچشمہ معلوم تر و اہم سرچشمہ کن تعجب کن کہ سمیت سلطنت از ان
 جان تو کہ متعجب کہ معلوم ہو گا پرچہ بین او جلدی مت کہ کہ دست سلطنت کی تین جان انانی
 معلوم ہو تو انان بد گمان دست او وہ ہیں ان بن مجرم موم گروہ ہر سرچشمہ
 جو تینان تو کی کہ پنا راہ تو کہ گواہا از سے موم ہو دو جو چاہا تو
 چہ میسانی کہ نہ است کہ کی پسیدنش معلوم گروہ قول بہر کہ ابدانش نیک
 کیا از تو نہ کوہا کہ پنا پینچ او کہ معلوم ہو

نہن نام شہر محمد غزالی را رحمتہ اللہ علیہ پسند نہ کہ چکو
 اور راہ نہ دیکھی ہو زانی کو جان پشور پیر محمد غزالی کہ تین سوحت اسکے اوپر انکو دیکھا کہ گویا کہ
 رسیدی دیرین مذلت و غلامی گفت ہدائت کہ سرچشمہ اہم از پسیدن ننگ اہم
 پونہا ز اس زندہ کو پنج مہمون کہ کما معلوم کہ جو کہ نہ جانیں از پینچ سو خرم نہ کہ جو
 شہر امید عاقبت آنگہ بود موافق عقل کہ بعض را بطبعیت شناس بہما
 امید عاقبت کی اور سوخت ہو موافق عقل کی کہ بعض کی تین مہمون کہ کما معلوم نہ
 پس سرچشمہ آ کہ فل پسیدن دلیل راہ تو باشد بغیر انانی حکمت پرچہ
 پرچہ جو کہ پنا از کہ ذلت پرچہ کی راہ پرچہ ہو سادہ عزت اور انانی کے
 دانی کہ سرچشمہ معلوم تر و اہم سرچشمہ کن تعجب کن کہ سمیت سلطنت از ان
 جان تو کہ متعجب کہ معلوم ہو گا پرچہ بین او جلدی مت کہ کہ دست سلطنت کی تین جان انانی
 معلوم ہو تو انان بد گمان دست او وہ ہیں ان بن مجرم موم گروہ ہر سرچشمہ
 جو تینان تو کی کہ پنا راہ تو کہ گواہا از سے موم ہو دو جو چاہا تو
 چہ میسانی کہ نہ است کہ کی پسیدنش معلوم گروہ قول بہر کہ ابدانش نیک
 کیا از تو نہ کوہا کہ پنا پینچ او کہ معلوم ہو

در وقت طلوع جہات و بدست

[illegible]

